قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابوسعید

Online Edition

بدھ 9/ نومبر 2022ء | 13/ ربیع الثانی 1444 ہجری قمری | 9/ نبوت 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:244

فرمانِ رسولؐ

ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو درجے میں روزے، نماز اور صدقے سے بھی افضل ہے؟ صحابہ نے عرض کی کیوں نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑنے والوں کے درمیان صلح کروا دینا۔

(سنن ابو داؤد:4919)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

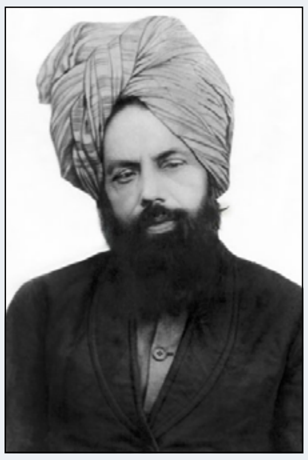

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہوسکتا... تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19صفحہ 12-13)

میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص جس نے مجھے ہزاروں مرتبہ دجّال اور کذّاب کہا ہو اور میری مخالفت میں ہر طرح کی کوشش کی ہو اور وہ صلح کا طالب ہو تو میرے دل میں یہ خیال بھی نہیں آتا اور نہیں آ سکتا کہ اس نے مجھے کیا کہا تھا اور میرے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسے اپنے نفس سے کرتے ہو اور اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے، نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنا لی جاوے۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 74 ایڈیشن 1985ء)

ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیلِ اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ یہ ایک امر واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں نہیں۔ اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیلِ اخلاق پر مقدرت پاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیلِ اخلاق میں صرف کرو کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 140 ایڈیشن 1985ء)

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰٮہُمَا عَلَی الۡاُخۡرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیۡ تَبۡغِیۡ حَتّٰی تَفِیۡٓءَ اِلٰۤی اَمۡرِ اللّٰہِ ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ ﴿۱۰﴾

(الحجرات:10)

ترجمہ: اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

ہمیں ہر وقت یہ بات سامنے رکھنی چاہئے کہ آج کل کی دنیا میں جہاں ہر وقت اور ہر جگہ فتنہ و فساد کی حالت طاری ہے ہم جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ایک حصار میں آیا ہوا سمجھتے ہیں اور اس بات پر شکر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا کی عمومی فساد کی حالت سے محفوظ رکھا ہوا ہے حقیقت میں ہم اس وقت محفوظ ہو سکتے ہیں جب ہر وقت ہم یہ احساس رکھیں کہ اپنے جائز معاملات میں بھی دوسروں سے معاملات پڑنے پر نرمی کا رویہ رکھنا ہے اور صلح کی بنیاد ڈالنی ہے۔ ورنہ ہماری باتیں صرف باتوں کی حد تک رہیں گی اور ہمارا دعویٰ صرف دعوے کی حد تک ہی ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر کوئی فائدہ ہوا ہے۔ یہ ہمارا دعویٰ تو ہو سکتا ہے لیکن حقیقت نہیں۔ فائدہ اُسی وقت ہو گا جب اعلیٰ اخلاق کا ہر خُلق ہم میں اپنی چمک دکھا رہا ہو گا۔ ہمدردئ خَلق اور صُلح ایک ایسا خُلق ہے جس کو اپنانے کی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار نصیحت فرمائی ہے۔ پس ہر احمدی کو اس پہ بہت توجہ دینی چاہئے۔ آپ کے بعض اور اقتباسات بھی ہیں۔

(خطبہ جمعہ 18/ اگست 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- تجھ پہ بھیجوں میں ہر دم درود و سلام (منظوم)
- احکامِ خداوندی
- معلّمینِ وقفِ جدید کے لئے مشعلِ راہ
- سو سال قبل کا الفضل
- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورۂ امریکہ 2022ء
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- ٹڈی دَل

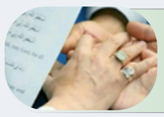

دربارِ خلافت

دعاؤں کے ذریعہ اللہ دنیا میں تبدیلی پیدا کرے گا

واقفینِ نو امریکہ سے ورچوئل ملاقات کے دوران سوالات کے جوابات

سوال: واقفینِ نو کس طرح ان احمدیوں کیلئے جو پاکستان جیسے ظالم ممالک میں رہ رہے ہیں ان کے حالات بہتر بنانے میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے ان کی مدد کر سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ صرف دعا ہی کر سکتے ہیں۔ مسلم امہ کے لیے دعا کریں کہ وہ عقل سے کام لیں اور انہیں زمانہ کے امام کو ماننے کی توفیق ملے جسے اللہ تعالیٰ نے اسلامی تعلیمات کی تجدید کے لیے بھیجا تھا اور اللہ تعالیٰ ان کو صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دے۔ یہی چیزیں کی جا سکتی ہیں۔ ورنہ وہ ممالک جہاں ہماری مخالفت ہوتی ہے۔ آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ جب تک آپ کے پاس طاقت اور اقتدار نہ ہو اور فی الحال ہمارے پاس وہ طاقت نہیں ہے۔ اسی لئے حدیث میں آتا ہے کہ اگر آپ کو اقتدار حاصل ہو تو آپ کو چاہیے کہ آپ ظلم و تعدی کو اپنے ہاتھ سے روکیں۔ اگر اتنی طاقت آپ کے پاس نہ ہو تو پھر اپنی زبان سے ان کو روکیں اور انہیں عقل اختیار کرنے کے متعلق تلقین کریں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ان کیلئے دعا کریں۔ یہی آنحضرت ﷺ کی اس حدیث میں ذکر ملتا ہے۔ تو ہم ان کے لیے صرف دعا کر سکتے ہیں۔ اس کا صرف یہی حل ہے اگر آپ ان کے لیے ایک تڑپ کے ساتھ دعائیں کر رہے ہوں تو پھر ایک دن آپ ان شاء اللہ بہتر ان کا نتیجہ بھی دیکھیں گے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ہم ان شاء اللہ دنیا کو بدل دیں گے اور اسی وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ دعاؤں کے ذریعہ سے وہ دنیا میں ایک تبدیلی پیدا کرے گا۔ تو ہمارے ہاتھ میں یہی واحد ہتھیار ہے جس کا ہمیں صحیح استعمال کرنا چاہیے۔ نیز اس بات پر بھی غور و تدبر کریں کہ آپ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے کس حد تک کوشش کر رہے ہیں اور کس حد تک آپ اپنی نمازوں میں منہمک ہیں۔ جب آپ دعائیں کر رہے ہوں تو آپ خدا تعالیٰ سے بڑی خشیت سے دعائیں مانگ رہے ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو قبول کرے۔ پس سب سے پہلے ہمیں اپنی حالتوں کو دیکھنا چاہیے۔ سب سے پہلے ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ آیا جو ہم کہہ رہے ہیں کیا وہ اس کے مطابق ہے جس کی ہم تبلیغ کر رہے ہیں یا جس کی ہم خواہش رکھتے ہیں۔ اگر ہمارے قول اور فعل برابر نہیں تو ہماری دعائیں قبول نہیں ہوں گی اس طرح جس طرح ہم چاہیں۔ تو اس بارے میں بھی غور کریں۔

سوال: بعض اوقات ہم ایسے وقت میں سے گزرتے ہیں جہاں ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم اپنے مذہبی فرائض میں کمزور ہیں۔ ہم کس طرح اس کمزوری کو دور کر سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اردو کا محاورہ ہے کہ جو سو رہا ہے اس کو جگایا جا سکتا ہے لیکن ایک شخص جو جاگتے ہوئے بھی سونے کی نقل کر رہا ہو اس کو جگایا نہیں جا سکتا۔ آپ کو اپنی کمزوریوں کا پتا ہے آپ کو پتہ ہے کہ کبھی آپ سیدھے راستے سے بھٹک جاتے ہو تو اس وقت استغفار کہنا چاہیے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھنا چاہیے اور یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سیدھے راستے پر قائم رکھے۔ اگر آپ دن میں پانچوں نمازیں پڑھ رہے ہو جس طرح حضور ﷺ نے فرمایا ہے تو ان میں بھی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سیدھے راستے پر قائم رکھے۔ یہی حل ہے۔ ایسے لمحات بھی آتے ہیں کہ جب انسان کی توجہ دنیاوی معاملات کی وجہ سے بھٹک جاتی ہے۔ اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جیسے ہی آپ کو پتہ چلے کہ میں بھٹک رہا ہوں تو رک جاؤ اور واپس آ جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اللہ اس برائی میں زیادہ بڑھنے سے بچائے۔ پس اللہ سے بہت دعا کیا کرو۔ استغفار ان برائیوں سے بچنے کا بہترین حل ہے نیز دن میں پانچ نمازیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں اور اس دور میں جو حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں سمجھایا ہے، یہ سب اس کا حل ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن 19/ جولائی 2022ء)

تجھ پہ بھیجوں میں ہر دم درود و سلام

تجھ پہ بھیجوں میں ہر دم درود و سلام
میرے پیارے نبی، میرے پیارے امام
جس کی خاطر خدا نے بنایا جہاں
جو غریبوں کے سر کا بنا آسماں
جس کی ہر اک دعا عرش پر جاتی تھی
جس کو رب نے کہا فخرِ کون و مکاں
جس کو دشمن بھی کرتے تھے جھک کر سلام
تجھ پہ بھیجوں میں ہر دم درود و سلام
میرے پیارے نبی، میرے پیارے امام
میں کہ قدموں تلے روندھ دی جاتی تھی
میری ماں مجھ کو جننے سے شرماتی تھی
باپ زندہ زمیں میں دبا آتا تھا
میں کہ ترکے میں ہی بانٹ دی جاتی تھی
اس نے آکر دیا مجھ کو اعلیٰ مقام
تجھ پہ بھیجوں میں ہر دم درود و سلام
میرے پیارے نبی، میرے پیارے امام
آج عورت کو حاصل جو تکریم ہے
اس کی عزت کرو، یہ ہی تعلیم ہے
اس کے سارے حقوق اس کو دلوا دیے
اس کی سب کی نگاہوں میں تعظیم ہے
اس نے عورت کا کروایا ہے احترام
تجھ پہ بھیجوں میں ہر دم درود و سلام
میرے پیارے نبی، میرے پیارے امام

صدف علیم صدیقی۔ کینیڈا

صبیحہ محمود۔ جرمنی

احکام خداوندی

اللہ کے احکام کی حفاظت کرو۔ (الحدیث)

قسط 61

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘ (کشتی نوح)

جہاد (حصہ سوم)

قریبی عزیز و رشتہ دار سے قتال کا حکم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قَاتِلُوا الَّذِيۡنَ يَلُوۡنَكُمۡ مِّنَ الۡكُفَّارِ وَلۡيَجِدُوۡا فِيۡكُمۡ غِلۡظَةً ؕ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُتَّقِيۡنَ

(التوبہ:123)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے اُن قریبیوں سے بھی لڑو جو کفار میں سے ہیں اور چاہئے کہ وہ تمہارے اندر سختی محسوس کریں اور جان لو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔

آباء و اجداد، اہل و عیال، قریبی رشتہ داروں اور اموال کی نسبت اللہ اور رسول کی خاطر جہاد کرنا

قُلۡ اِنۡ كَانَ اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ وَاِخۡوَانُكُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ وَعَشِيۡرَتُكُمۡ وَاَمۡوَالُ ۨاقۡتَرَفۡتُمُوۡهَا وَتِجَارَةٌ تَخۡشَوۡنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرۡضَوۡنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَجِهَادٍ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ

(التوبہ:24)

تو کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہارے ازواج اور تمہارے قبیلے اور وہ اموال جو تم کماتے ہو اور وہ تجارت جس میں گھاٹے کا خوف رکھتے ہو اور وہ گھر جو تمہیں پسند ہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ پیارے ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ لے آئے اور اللہ بدکردار لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

جنگ میں اثبات قدم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا لَقِيۡتُمۡ فِئَةً فَاثۡبُتُوۡا وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ

(الانفال:42)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب بھی کسی دستہ سے تمہاری مڈھ بھیڑ ہو تو ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

استقامت اختیار کرنے والوں کو جنت کی نوید

اِنَّ الَّذِيۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَيۡهِمُ الۡمَلٰٓـئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّةِ الَّتِىۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ

(حٰم السجدہ:31)

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا ربّ ہے، پھر استقامت اختیار کی، اُن پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت (کے ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔

صف باندھ کر قتال کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيۡنَ يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمۡ بُنۡيَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ

(الصف:5)

یقیناً اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر قتال کرتے ہیں گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

جنگ میں پوری جرأت اور دلیری سے دشمن کا مقابلہ کرنا

فَاِمَّا تَثۡقَفَنَّهُمۡ فِى الۡحَـرۡبِ فَشَرِّدۡ بِهِمۡ مَّنۡ خَلۡفَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ

(الانفال:58)

پس اگر تو اُن سے لڑائی میں متصادم ہو تو اُن (کے حشر) سے اُن کے پچھلوں کو بھی تتربتر کر دے تا کہ شاید وہ نصیحت پکڑیں۔

جنگ کو آخری منطق تک پہنچانا

وَقَاتِلُوۡهُمۡ حَتّٰى لَا تَكُوۡنَ فِتۡنَةٌ وَّيَكُوۡنَ الدِّيۡنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ

(الانفال:58)

اور تم ان سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین خالصۃً اللہ کے لئے ہو جائے۔ پس اگر وہ باز آ جائیں تو یقیناً اللہ اس پر جو وہ عمل کرتے ہیں گہری نظر رکھنے والا ہے۔

پیٹھیں پھیرنے کی ممانعت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا لَقِيۡتُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا زَحۡفًا فَلَا تُوَلُّوۡهُمُ الۡاَدۡبَارَ ۚ وَمَنۡ يُّوَلِّهِمۡ يَوۡمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوۡ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدۡ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاۡوٰٮهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ

(الانفال:16-17)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب اُن کے کسی بھاری لشکر سے جنہوں نے کفر کیا تمہاری مڈھ بھیڑ ہو تو انہیں پیٹھ نہ دکھاؤ اور جو اُس دن اُنہیں پیٹھ دکھائے گا، سوائے اس کے کہ جنگی چال کے طور پر پہلو بدل رہا ہو یا (اپنے ہی) کسی گروہ سے ملنے کی کوشش کر رہا ہو، تو یقیناً وہ اللہ کے غضب کے ساتھ واپس لوٹے گا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

يٰقَوۡمِ ادۡخُلُوا الۡاَرۡضَ الۡمُقَدَّسَةَ الَّتِىۡ كَتَبَ اللّٰهُ لَـكُمۡ وَلَا تَرۡتَدُّوۡا عَلٰٓى اَدۡبَارِكُمۡ فَتَـنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ

(المائدہ:22)

اے میری قوم! ارضِ مقدس میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ رکھی ہے اور اپنی پیٹھیں دکھاتے ہوئے مُڑ نہ جاؤ ورنہ تم اس حال میں لَوٹو گے کہ گھاٹا کھانے والے ہوگے۔

دشمن کے تعاقب میں کمزوری نہ دکھلانے کا حکم

وَلَا تَهِنُوۡا فِى ابۡتِغَآءِ الۡقَوۡمِ

(النساء:105)

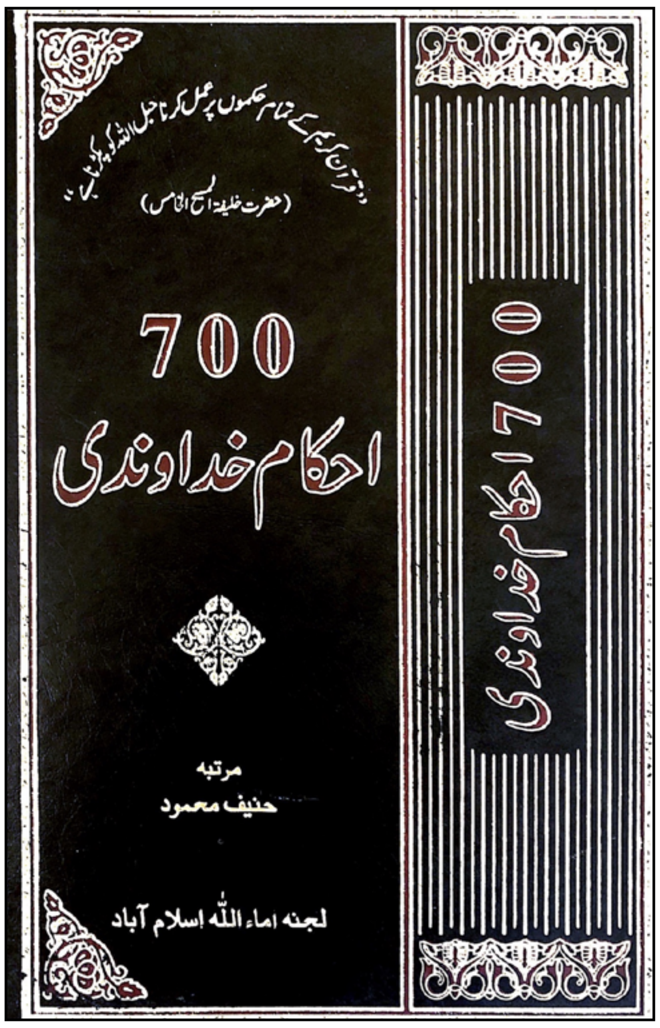

اور (مخالف) قوم کا پیچھا کرنے میں کمزوری نہ دکھاؤ۔

وَلَا تَهِنُوۡا وَ لَا تَحۡزَنُوۡا وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ

(آل عمران:140)

اور کمزوری نہ دکھاؤ اور غم نہ کرو جبکہ (یقیناً) تم ہی غالب آنے والے ہو، اگر تم مومن ہو۔

دشمن سے ڈر کر صلح کرنے کی ممانعت

فَلَا تَهِنُوۡا وَتَدۡعُوۡۤا اِلَى السَّلۡمِ ۖ وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ

(محمد:36)

پس کمزوری نہ دکھاؤ کہ صلح کی طرف بلانے لگو جبکہ تم ہی غالب آنے والے ہو۔

دشمن صلح کی طرف مائل ہو تو صلح کرلو

وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَهَا وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ

(الانفال:62)

اور اگر وہ صلح کے لئے جھک جائیں تو تُو بھی اُس کے لئے جھک جا اور اللہ پر توکل کر۔

مشرکین اگر جنگ سے توبہ کر لیں تو اُن کا راستہ کھول دو، وہ دین میں بھائی ہیں

فَاِنۡ تَابُوۡا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوۡا سَبِيۡلَهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

(التوبہ:5)

پس اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

مشرکین میں سے کوئی پناہ مانگے تو دے دو۔

وَاِنۡ اَحَدٌ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ اسۡتَجَارَكَ فَاَجِرۡهُ حَتّٰى يَسۡمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبۡلِغۡهُ مَاۡمَنَهٗ

(التوبہ:6)

اور مشرکوں میں سے اگر کوئی تجھ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے یہاں تک کہ وہ کلامِ الٰہی سن لے پھر اسے اس کی محفوظ جگہ تک پہنچا دے۔

(700 احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 451-456)

ندیم احمد فرخ

معلمین وقفِ جدید کے لئے مشعلِ راہ

شہاب الدین سہروردیؒ

قسط سوم

شہاب الدین سہروردیؒ

آپ چھٹی صدی ہجری کے نامور صوفی ہیں آپ کا پورا نام ابوحفص شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی تھا آپ کو شیخ الشیوخ کے نام سے بھی جانا جاتا تھا آپ کے والد کا نام محمد قریش تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب (بعض کے نزدیک 12 بعض کے نزدیک 13 بعض کے نزدیک 16 واسطوں سے (بحوالہ عوارف المعارف مقدمہ مترجم شمس بریلوی) حضرت ابوبکر صدیقؓ سے جا کر ملتا تھا۔ آپ کے نسب کے تمام آباؤ و اجداد اوپر سے نیچے تک خدا رسیدہ بزرگ اور عالم باعمل تھے۔ آپ کے والدین کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی اور وہ اولاد کی خواہش دل میں ہی لئے ہوئے اپنی عمر کا ایک طویل عرصہ گزار چکے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے والدین سیدنا حضرت عبد القادر جیلانیؒ کے پاس گئے اور اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی۔حضرت عبد القادر جیلانیؒ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اور فرمایا کہ خدا تمہیں ایسا بیٹا دے گا جس کا چرچا قیامت تک جاری رہے گا۔

آپ کی ولادت 536ہجری ماہ رجب کے آخر میں بمطابق 1141 عیسوی میں زنجان (آذر بائیجان کے دار الحکومت) کے نواحی قصبہ سہرورد میں ہوئی اور اسی قصبہ کی نسبت سے آپ سہروردی مشہور ہوئے۔

تعلیم و تربیت

حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کا کم سنی میں ہی بغداد آنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ اپنے چچا سے تحصیل علم ہو چنانچہ آپ بغداد میں اپنے چچا کے زیر تربیت رہ کر تعلیم حاصل کرنے لگے۔ ظاہری و باطنی تعلیم میں آپ کے سب سے بڑے استاد آپ کے چچا شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبد القاہرؒ تھے گیارہ سال کی عمر میں آپ نے ان سے علم الحدیث کی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ تفسیر، فقہ اور دوسرے علوم و فنون میں بھی مہارت حاصل کرتے رہے۔

حضرت شہاب الدین سہروردیؒ اپنے جوانی کے زمانہ سے ہی علم الکلام میں خاصی دلچسپی رکھتے تھے اور بہت ساری کتب آپ کے زیر مطالعہ تھیں مگر آپ کے چچا جان اس کو پسند نہ کرتے تھے چنانچہ وہ آپ کو لے کر حضرت عبد القادر جیلانیؒ کے پاس گئے اور ان کی صحبت کی برکت سے خدا تعالیٰ نے آپ کو علم الکلام کی بجائے علوم باطنی سے آشنا کر دیا اور حضرت عبد القادر جیلانیؒ نے فرمایا کہ ’’اے عمر تم عراق کے مشاہیر کے آخر ہو۔‘‘

بہت ہی مختصر سے عرصہ میں آپ نے تفسیر و حدیث اور فقہ اور دیگر علوم دینہ پر عبور حاصل کرلیا تھا۔ آپ اپنے دور کے عظیم المرتبت محدث وفقیہ شمار کئے جاتے تھے۔ فقہ میں آپ شافعی مسلک کے پیروکار تھے مگر وسعت نظر میں آپ ایک مجتہدانہ انداز رکھتے تھے اور عقائد میں آپ امام ابو الحسن اشعریؒ کے متبع تھے۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ حضرت جنید بغدادیؒ کے مکتب خیال سے متاثر تھے۔

حالات زندگی

آپ زہد و تقوی میں بے مثال تھے ہمہ وقت عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ آپ نے خلیج فارس جزیرہ عبادان میں گوشہ نشینی اختیار کی اور عرصہ دراز تک ذکر وفکر عبادت و ریاضت و مجاہدہ میں مشغول رہے۔ آپ نے متعدد حج کئے اور کئی سال تک خانہ کعبہ میں رہے۔ پھر آپ واپس بغداد تشریف لے گئے۔ سیدنا حضرت عبد القادر جیلانیؒ کی وفات کے بعد بغداد کی روحانی مسند پر شیخ عبد القاہر ابو النجیب سہروردیؒ بیٹھے آپ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے چچا تھے اور تصوف میں طریقہ سہروردیہ کے بانی تھے آپ بھی شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی رحلت کے بعد دار فانی سے کوچ کر گئے اور آپ کے کوچ کر جانے کے بعد آپ کی مسند پر شیخ شہاب الدین سہروردیؒ جلوہ افراز ہوئے اور سلسلہ سہروردیہ کے مؤسس ثانی کے طور پر آپ جانے گئے۔ جہاں نا صرف آپ کی خانقاہ کے درویش فیض اٹھاتے تھے بلکہ آپ اپنے اثر و رسوخ سے قوم اور ملک کو بھی فائدہ پہنچاتے تھے۔ بالخصوص اسلامی ممالک کے درمیان مصالحت کروانے میں آپ کا بہت کردار تھا۔ یہی وجہ تھی کہ خلفائے بغداد اور اسلامی ممالک کے امراء اور حکام آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ آپ دربار خلافت کے سفیر بھی تھے اسی واسطے جب کوئی بڑی علمی یا روحانی شخصیت بغدار کا رخ کرتی تو سرکاری طور پر آپ ہی ان کے استقبال کے لئے جاتے تھے۔

واقعات زندگی

614ہجری میں سلطان محمد بن خوارزم نے عباسی خلیفہ کی بیعت سے روگردانی اختیار کی اور اپنی تمام مملکت میں خلیفہ ناصر کا سکہ اور خطبہ بند کر کے علاؤ الدین ترمذی سے بیعت کی۔ اس نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ تین لاکھ سوار لے کر خلیفہ ناصر کو معزول کرنے کے لئے بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ جب اس آمد کی خبر ناصر کو ہوئی تو اس نے آپ کو بطور سفیر اس کی طرف روانہ کیا۔ چنانچہ ہمدان کے قریب آپ نے سلطان محمد سے ملاقات کی اور فصیح و بلیغ تقریر کی۔ وہ آپ کی پرمعارف تقریر سے بہت متاثر ہوا مگر اپنے فیصلہ سے باز نہ آیا۔ چنانچہ آپ بہت مایوس ہو گئے اور دعا کی کہ اے باری تعالیٰ! خوارزم شاہ کو اپنے ادارے میں کامیاب نہ ہونے دینا اور واپس آ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور ہوا یہ کہ جیسے ہی سلطان محمد اپنے لشکر کے ہمراہ عقبہ حلوان پہنچا آسمان پر شدید دھند چھاگئی اور شدید برف باری بیس دن تک جاری رہی اور سردی کی وجہ سے اس کا سارا لشکر تباہ ہوگیا اور وہ اپنے ارادہ میں ناکام ہو کر واپس ہوگیا۔

آپؒ کی نظر میں لوگوں کی عیب پوشی کی اس قدر اہمیت تھی کہ آپ خلائق پر سے ہمیشہ اپنی آنکھ بند رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دن آپ سے آپ کے اس طرز عمل کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ ’’خلق اللہ میں سے کسی کے عیب نظر نہ آئیں اس لئے آنکھ بند رکھتا ہوں۔‘‘

خدا تعالیٰ کے پیاروں پر تنگی و آسودگی کے حالات آتے رہتے ہیں مگر وہ ہر حال میں یاد الٰہی سے دل کو آباد رکھتے ہیں۔ ایک بار آپ پر تنگی کے حالات تھے مگر آپ یاد الٰہی سے غافل نہ تھے اور پھر وہ دن بھی آیا جب ہزاروں دینار آپ کے پاس آتے تھے مگر آپ سب کے سب راہِ خدا میں قربان کر دیتے تھے۔حضرت فرید الدین گنج شکرؒ فرماتے ہیں:

’’میں چند روز شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی خانقاہ میں رہا ہوں ہر روز تقریباً 10 ہزار دینار فتوح آتی تھی مگر شام تک ایک پیسہ بھی نہ بچتا تھا۔ سارے کا سارا حاجت مندوں، غرباء و مساکین میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔‘‘

(سیارہ ڈائجسٹ اولیاء کرام نمبر 462)

آپ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے تو خدا تعالیٰ اس مشکل کو دور کر دیتا تھا۔

حضرت امام تقی الدین سبکیؒ طبقات شافعیہ میں رقمطراز ہیں کہ حضرت شیخ الشیوخ ظاہری تحمل اور عزت کے باوجود نہایت فقر اور تنگ دستی کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے دنیاوی مال و متاع سے کوئی رغبت و دلچسپی نہیں تھی۔ جو فتوحات آتی تھیں وہ سب راہ خدا میں دے دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کے بوقت وصال تجہیز و تکفین کے لئے بھی ضروری رقم موجود نہ تھی۔

(سیارہ ڈائجسٹ اولیاء کرام نمبر 463)

آپ کے دل میں دوسرے علماء کی کس قدر عزت تھی اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ حضرت شہاب الدین سہروردیؒ اور شیخ محی الدین ابن عربیؒ دونوں بزرگ دو مختلف مکتبہ فکر سے تھے مگر ایک دوسرے کی حد درجہ عزت کرتے تھے۔

وفات

آپ آخری عمر میں معذور ہوگئے تھے۔ بصارت بھی جاتی رہی تھی لیکن خانقاہ کا نظام اسی شان و شوکت سے چلتا رہا۔ نوے سال کی عمر پا کر آپ کا وصال یکم محرم 632 ھ بمطابق 1234 عیسوی میں ہوا۔

کتب و شاگرد

حضرت شہاب الدین سہروردیؒ نے بہت ساری کتب اور رسائل تصنیف فرمائے مگر شہرت دوام آپ کی علم الاخلاق اور علم تصوف پر لکھی کتاب ’’عوارف المعارف‘‘ کے حصہ میں آئی۔عوارف المعارف آپ نے علم الاخلاق اور علم تصوف پر مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں تحریر فرمائی تھی۔ اس کتاب میں آپ نے تصوف کے بنیادی اعتقادات اور خانقاہوں کی تنظیم اور تصوف کی اصطلاحات کے معنی مختصر لیکن جامع انداز میں بیان کئے ہیں۔ اس کتاب کو جب حضرت نجم الدین کبری نے دیکھا تو فرمایا تھا کہ ’’جس نے اس کتاب کو نہیں پڑھا وہ صوفی نہیں ہوسکتا۔‘‘

مناقب الاصفیاء میں لکھا ہے:

’’شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی چوں عوارف را تصنیف کرد

گفت گفت پر خواجم عرض کنید۔یعنی بر خواجہ نجم الدین کبری عرض کنید۔ اگر او قبول کند، بدادند وگرنہ بشوئند، خواجہ نجم الدین کبری چوں عوارف رو دید گفت صوفی را ازیں چارہ نیست۔ بر صوفی ایں کتاب مخدوم زادہ نداند صوفی پاشد''

(مناقب الاصفیاء مصنفہ حضرت مخدوم شعیب فردوسی صفحہ 100)

سلسلہ سہروردیہ کے علاوہ اس کتاب سے سلسلہ چشتیہ، قادریہ، فردوسیہ نے بھی استفادہ کیا اور نظام الدین اولیاء کی خانقاہ میں اس کے تدریس کا سلسلہ رہا اور بابا فرید گنج شکر نے تو اس کتاب کا درس بھی اپنے اعلیٰ مریدوں اور خلفاء کو دیا اور اس کتاب پر ایک حاشیہ بھی تحریر کیا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ آپ کی اولاد اور آپ کے شاگرد آ کر ہندوستان کے علاقوں میں آباد ہوئے اور آپ سے فیض حاصل کرنے والے شاگردوں نے برصغیر میں آ کر اشاعت اسلام کی۔ آپ کے شاگردوں میں سے چند مشہور شاگرد شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی، شیخ حمید الدین ناگوری، شیخ نجیب الدین علی وغیرہ ہیں۔

تعلیمات

- شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی تعلیم کا نچوڑ یہ تھا کہ نہ کبھی انسان کو ''خودبین'' بننا چاہئے اور نہ ''بدبین'' ہونا چاہئے۔ شیخ سعدی جو کہ ان کے مخصوص مریدوں میں سے تھے اپنے پیر کی اس تعلیم کو اپنی مشہور کتاب بوستان میں ان دو نصائح کو دو اشعار میں بیان کیا ہے:

مرا پیر دانائے فرخ شہاب
فرمودہ بروئے آب
یکے آنکہ برخویش ''خود بین'' مباش
دگرانکہ بر غیر ''بدیں'' مباش

(یعنی مجھ کو میرے مرشد حضرت شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ نے ساحل دریا پر (جبکہ وہ غالباً دریائی سفر کے لئے کشتی میں سوار تھے یا سوار ہونے والے تھے) یہ دو نصیحتیں فرمائیں۔

- خودبینی کا نہ کرنا یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر غرور و تکبر کا کرنا۔
- دوسروں کو برا نہ سمجھنا اور خواہ مخواہ ان کے عیب تلاش کرنے کا طریقہ اختیار نہ کرنا۔
- آپ کو ایک شخص نے لکھا کہ یا سیدی! اگر میں عمل چھوڑ دوں تو ڈرتا ہوں (تعطل و بیکاری کی طرف نہ چلا جاؤں گا اور اگر عمل کروں تو یہ ڈر ہے کہ مجھ میں تکبر وغرور آجائے گا۔ آپ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ
- نیک عمل کر اور تکبر غرور سے استغفار کر۔
- آپ اپنے مریدین کو شکر گزاری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: ''شکر'' اشرف الاعمال ہے اور سب اعمال کے مقابلہ میں کم پایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَقَلِیۡلٌ مِّنۡ عِبَادِیَ الشَّکُوۡرُ میرے بندوں میں سے شکر گزار بندے کم ہیں... شکر (قلب کا) ایک مستقل عمل ہے۔ اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا اے داؤد کے گھر والو شکر کا عمل جاری رکھو۔

(وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی صفحہ 10)

- اگر بندہ بالفرض کسی مکروہ جگہ بھی ہو مگر اس کا قلب اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو تو وہ اللہ کے قریب ہے اور اگر وہ کعبہ میں ہو اور اس کا دل اللہ کی طرف متوجہ نہ ہو تو وہ اللہ سے بعید ہے۔

(وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی صفحہ 11)

- اللہ تعالیٰ اس قلب کو پسند نہیں کرتا جس میں تفرقہ ہو۔

(وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی صفحہ 11)

- بندے کو لازم ہے کہ اپنے اوقات کو غنیمت سمجھے اور اپنے ایام و ساعات کو اوراد سے مزین کرے۔
- ریا، نفاق اور مخلوق کے سامنے سجاوٹ اور بناوٹ کو بھی اپنے آپ سے دور رکھے۔

(وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی صفحہ 13)

- آپ کے نزدیک والدین کی خدمت کی کیا اہمیت تھی کہ آپ نے اپنے طالب علم کو اس لئے اپنے وطن جانے کی اجازت دی تا کہ وہ اپنے والدین کے حقوق ادا کریں۔

(وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی صفحہ 14)

- انسان اپنے اعضاء و جوارح پر پورا کنٹرول اس وقت تک نہیں کرسکتا جب تک قلب ایسا بیدار نہ ہو جائے جو برابر محاسبہ کرتا رہے۔

(وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی صفحہ 15)

- انسان... اپنے نفس پر اس وقت تک غلبہ حاصل نہیں کرسکتا جب تک اپنے اوقات کی حفاظت نہ کرے۔

(وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی صفحہ 16-17)

- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور آپ سے نصیحت طلب کی۔ آپ نے مجملہ اور نصائح کے زبان کو قابو رکھنے کی تاکید فرمائی۔

(وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی صفحہ 28)

آپ نے اپنے ایک شاگرد کو فرمایا:

- مراقبہ یہ ہے کہ بندے کے قلب میں علم راسخ ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے اور اس کے ضمیر کی پوشیدہ باتوں پر بھی مطلع ہے۔ جب ان امور سے فارغ ہو جائے تو سو جائے۔ پس نیند میں بھی سلامتی ہے یہ بات بھی مناسب ہے کہ ہمیشہ طہارت پر رہے اور جب وضو ٹوٹے دوبارہ وضو کر لے اور اس بات کی حتیٰ الامکان کوشش کرے کہ قبلہ رخ بیٹھے اور اپنے دل میں اس بات کا تصور کرے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا ہے یہاں تک کہ اس کو سکینہ اور وقار حاصل ہو جائے۔ مخلوق کی تکلیف دہی کا تحمل کرے اور بدسلوکی کرنے والے سے انتقاماً بدسلوکی نہ کرے بلکہ بدسلوکی کرنے والے کو معاف کر دے اپنے علم و فضل پر نازاں نہ ہو اپنے آپ کو چشم حقارت سے اور تمام مسلمانوں کو چشم احترام و تعظیم سے دیکھے۔ ہر عاقل کو چاہئے کہ وہ تہجد بھی پڑھے۔ اگر ممکن ہو تو مغرب و عشاء اور ظہر و عصر کے درمیان بھی نوافل پڑھ لے۔ چاشت کی نماز کا بھی خیال رکھے۔ غسل جمعہ کا اور طہارت کی حالت پر سونے کا بھی لحاظ رکھے۔ جمعہ کے دن جامع مسجد کو جلد چلا جائے اور اس جمعہ کے دن کو خاص طور پر آخرت کے لئے بنادے (کم از کم) اس دن میں تو امر دنیا کی آمیزش نہ کرے۔ ہر روز صدقہ دے جتنا بھی ہو، کم یا زیادہ، زیادہ نہ ہنسے، معدہ کو ہلکا رکھنے کی کوشش کرے، نفلی روزے بھی رکھے، ہر پیر اور جمعرات کو روزہ رکھے اور اس میں اضافہ کر لے تو اچھا ہے ورنہ ہر ایام بیض (15.14.13 تاریخ) کے روزے رکھے اور یہ کم سے کم ہیں۔ اپنے تمام جوارح کو مخالفتِ شرع سے محفوظ رکھے۔ خاص طور پر آنکھ اور زبان کو قابو میں رکھے کہ آنکھ سے کسی ناجائز چیز کو نہ دیکھے اور زبان سے غیبت نہ کرے۔ بدنظری اور غیبت ان دونوں چیزوں میں لوگ زیادہ مبتلا ہیں۔ راستے میں جب چل رہا ہو تو ذکر قلبی کرتا رہے۔ کوئی قدم غفلت کے ساتھ نہ اٹھائے۔ میں نے جتنی باتیں ذکر کی ہیں ان کو پورا کرنے پر وہی لوگ قادر ہوتے ہیں جو دنیا سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں (اور آخرت کا دھیان رکھتے ہیں)۔ انسان کو چاہئے کہ تضرع وزاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ان باتوں کو طلب کرے اور یہ بھی جان لے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی موجود ہیں جن کو ان باتوں پر عمل کرنا نصیب ہے ان کا نصب العین ایک ہی نصب العین ہے (اللہ کو راضی کرنا اور آخرت کی تیاری)۔

(وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی صفحہ 30)

اپنے ایک مرید کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

- صحت ایمان کے ساتھ اپنے اوپر تین چیزیں لازم کر لے۔تقویٰ اللہ (سے دل کینہ، جھوٹ، تکبر، ریا، دکھاوٹ، بناوٹ، تصنع سے پاک صاف ہو جاتا ہے)

زہد فی الدنیا (نفس غذا، لباس، اور مکان میں بقدرِ حاجات سے زائد مطالبے کو ساقط کر دے)

دوام عمل (اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کبھی قلب اور جوارح دونوں سے اور کبھی فقط قلب سے)

(وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی صفحہ 31)

- میں اپنے دینی بھائیوں کو ہمیشہ طہارت پر رہنے کا حکم دیتا ہوں۔۔۔ وضو مومن کا ہتھیار ہے۔

(وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی صفحہ 32)

- میں وصیت کرتا ہوں کہ کسی مسلمان کا ذکر ہو تو خیر کے ساتھ ہو۔

(وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی صفحہ 33)

- ریاست وامارت کو طلب نہ کرنا اس لئے کہ جو ریاست وامارت کو پسند کرتا ہے وہ کبھی فلاح یاب نہ ہوگا۔

(وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی صفحہ 35)

- اللہ کی تمام مخلوق کو نظر رحمت سے دیکھ۔

(وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی صفحہ 35)

- تیرا عمل خالص، تیری آنکھ رونے والی، تیری دعا جد وجہد وسعی عمل ہو، تیرے کپڑے پرانے، تیرے رفقا فقراء ہوں، تیرا گھر مسجد، تیرا مال فقہ، تیری زینت زہد، تیرا مونس کریم ہو۔

(وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی صفحہ 37)

• کسی سے بھائی چارہ اور دوستانہ اس وقت تک نہ کرنا جب تک اس میں پانچ خصلتوں کو نہ پالے۔

• وہ مال داری کے مقابلہ میں فقر کو مقدم رکھنے والا ہو۔

• جہالت کے مقابلہ میں علم کو اختیار کرنے والا ہو۔

• علم کے مقابلہ میں عمل کو زیادہ پسند کرنے والا ہو۔

• دنیا پر آخرت کو فوقیت دینے والا ہو۔

• اللہ کے راستے کی ذلت کو دنیاوی عزت پر ترجیح دینے والا ہو۔

(وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی صفحہ 37)

• میں نے کوئی شئے عمر اور دنیا سے زیادہ جلد زوال پذیر ہونے والی نہیں دیکھی... میں نے قناعت کے اندر دنیا و آخرت کی بھلائی اور طمع کے اندر تمام جہاں کی برائی دیکھی۔ میں نے سب سے زیادہ نقصان والا اس شخص کو دیکھا جو اپنے اوقات کو لیت ولعل میں گزارتا ہے۔ میں نے سب سے اچھی زینت تواضع کو پایا، اور سب سے بری چیز بخل کو پایا۔ میں نے وہ چیز جو جامع شر ہو حسد کو پایا اور کسی شخص کے سامنے دست سوال دراز کرنے میں ذلت کی موت پائی۔ مجھے حیات ابدی سوال سے بچنے اور اپنے حالات پوشیدہ رکھنے میں نظر آئی۔

(وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی صفحہ 39)

• ذلت اور خواری میں نے ان لوگوں میں مشاہدہ کی جو اطاعت مخلوق میں اپنی زندگی گزارتے ہیں اور عزت و شرف ان لوگوں میں دیکھا جو اطاعت خالق میں مصروف ہیں۔

(وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی صفحہ 40)

• تیرا زاد راہ تقویٰ ہو... تیری مجلس مسجد ہو... تیری محافظ حیا ہو۔ تیری عادت حسن خلق ہو۔ تیری معلم قناعت ہو۔ تیرا ہتھیار وضو ہو۔ تیری سواری پرہیز گاری ہو۔ تیرا دشمن شیطان ہو۔ تیرا عدو نفس ہو۔ دنیا تیرے نزدیک ایک قید خانہ ہو اور خواہش نفس تیری نظر میں داروغہ جیل ہو۔ تیرا قلعہ دین ہو۔ تیری محبوب کتاب اللہ ہو۔ تیری انیس سنت رسول ہو۔ تیرا مشغلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا... تو نفس کے منہ میں تقویٰ کی لگام دے اور اس کو تواضع اور انکساری کی زنجیروں میں جکڑ دے... عبادات کو اس کا داروغہ بنا دے۔

(وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی صفحہ 40-41)

• شیخ کو چاہئے کہ وہ مریدوں کے ساتھ ایسا ناصحانہ اور محبت بھرا کلام کرے جیسا ایک شفیق باپ اپنے بیٹے کے ساتھ کرتا ہے جو اس کی دین و دنیا کی فلاح و بہبود کے لئے ہوتا ہے۔

(عوارف المعارف باب 52)

• شکم پری نفس کی ایسی نہر ہے جس سے شیطان کا گزر ہوتا ہے اور بھوک ایسی نہر ہے جس پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔

(عوارف المعارف باب 39)

• جو شخص کھانے پینے میں فضول خرچی اور اسراف کرتا ہے اس کو بہت جلد آخرت سے پہلے ہی دنیا میں ذلت و خواری اٹھانا پڑتی ہے۔

(عوارف المعارف باب 39)

(باقی آئندہ بدھ کو ان شاءاللہ)

م م محمود

سو سال قبل کا الفضل

9/ نومبر 1922ء دو شنبہ (سوموار)
مطابق 18 ربیع الاول 1341 ہجری

صفحہ اول و دوم پر حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحبؓ کی رپورٹ بعنوان ''مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت۔ دریائے نائجر کے پار ہزاروں کو پیغام'' شائع ہوئی ہے۔

رپورٹ ھذا میں حضرت مولانا صاحبؓ نے تبلیغ کے سلسلہ میں اختیار کیے گئے اپنے ایک ٹرین کے سفر کی رُوداد کا مفصل ذکر کیا ہے۔

صفحہ 3 اور 4 پر ایک آرٹیکل ''احمدیہ اسلامیہ سلسلہ لنڈن۔ مسجد واقع پٹنی میں عید۔ افغان وزیر کی تقریر'' شائع ہوا ہے۔ مذکورہ آرٹیکل میں ولایت کے ایک اخبار ''ہند'' کی رپورٹ کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو 18/ اگست 1922ء کے شمارہ میں بطور ضمیمہ بایں الفاظ شائع ہوئی۔

''پٹنی میں عید پڑھنے کے لیے تمام حصص عالم یعنی ہندوستان، افغانستان، ایران، روس، عرب، فلسطین، جنوبی افریقہ اور ریف وغیرہ کے مسلمانوں کا بڑا مجمع ہوا۔ نماز عید کے بعد تمام حاضرین کو ماحضر پیش کیا گیا۔ دن کے آخری حصہ میں زیر صدارت پروفیسر ایچ ایم لیبون ایک جلسہ ترتیب دیا گیا۔ جس میں پہلے امام مسجد احمدیہ لنڈن (مولوی مبارک علی صاحب بی اے) نے مشن کی سالانہ رپورٹ پڑھی۔ اس کے بعد مسٹر چودھری مولا بخش جنجوعہ (آکسن) بیرسٹر ایٹ لاء آئی۔ ڈی۔ ایس۔ ایم نے ایک نہایت دلچسپ اور عالمانہ تقریر ''اسلام اور سوشلزم'' پر کی۔ انہوں نے اعلیٰ طریق پر اپنے مشکل مضمون کو بیان کیا کہ جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے کوشش کی کہ اسلام کے مختلف پہلوؤں میں تطبیق ثابت کریں۔ موجودہ زمانہ میں یہ جو ایک مشکل ترین سوال درپیش ہے۔ اس کو دنیا کے ایک بڑے عالمگیر مذہب اسلام کی روشنی میں بیان کیا گیا۔''

ازاں بعد مذکورہ اخبار لکھتا ہے کہ ''ہز ایکسیلینسی سردار عبدالہادی افغان وزیر نے اپنی تقریر میں چند زوردار اور مؤثر ریمارکس کیے۔ انہوں نے فرمایا خواہ احمد آف قادیان کے دعاوی کو تسلیم کریں یا نہ کریں، وہ ان عظیم الشان خدمات کو جو اسلام کے لیے آپ کے پیرو مذہب کی مشعل کو لیے ہوئے دنیا کے دور دراز کونوں میں ادا کر رہے ہیں، نظرانداز نہیں کرسکتی۔ انہوں نے فرمایا میں احمدی مبلغین کے کام کا بہت ہی مداح ہوں اور بہت خوش ہوں کہ یہاں پر تمام اقطاعِ عالم کے مسلمانوں کے اجتماع کا موقع بہم پہنچایا گیا ہے۔''

اس کے بعد اخبار الفضل نے مذکورہ اخبار میں شائع وہ تقریر شامل کی ہے جو اُس زمانہ میں لندن مشن کے انچارج مولانا مبارک علی صاحب نے اس موقعے پر کی تھی۔

صفحہ 5 پر ''حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ڈائری'' کے عنوان سے حضرت مصلح موعودؓ کے 24 و 25/ اکتوبر 1922ء کے ملفوظات شائع ہوئے ہیں۔ جن میں آپؓ نے مختلف سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے ہیں نیز متفرق امور پر گفتگو فرمائی ہے۔ مذکورہ ڈائری کے بعض عناوین ذیل میں درج ہیں۔

1۔ ترک احرار اور خلافت 2۔ اہل حدیث اور ترکہ خلافت 3۔ ہندوستانیوں میں استقلال کی کمی 4۔ ولایتی گائیں 5۔ یہودی گوشت فروش 6۔ خالص دودھ

صفحہ 6 پر حضرت مصلح موعودؓ کا ارشاد فرمودہ ایک خطبہ نکاح شائع ہوا ہے جو آپؓ نے 24/ اکتوبر 1922ء کو ارشاد فرمایا۔

صفحہ 7 اور 8 پر ایک مضمون زیرعنوان ''قرآنِ کریم پر آریہ مسافر کے اعتراضات کا جواب'' شائع ہوا ہے۔ یہ سلسلہ وار مضمون حضرت مولانا ابوالعطا صاحب جالندھری کا تحریر فرمودہ ہے جب آپ مدرسہ احمدیہ کے طالبعلم تھے۔ اس قسط میں اعتراضات نمبر 20 تا 25 کے جوابات دیے گئے ہیں۔

صفحہ 11 اور 12 پر ہندوستان اور غیر ممالک کی خبریں شائع ہوئی ہیں۔

مذکورہ بالا اخبار کے مفصل مطالعہ کے لیے درج ذیل لنک ملاحظہ فرمائیں۔

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19221109.pdf

رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد برطانیہ

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ 2022ء

6/ اکتوبر 2022ء بروز جمعرات

قسط 11

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر دس منٹ پر ''مسجد بیت الاکرام'' تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک، فیکسز، ای میلز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور اس تمام ڈاک، خطوط اور رپورٹس پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔ یہاں امریکہ سے بھی روزانہ بڑی تعداد میں احباب جماعت کے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ حضور انور یہ خطوط بھی ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات عطا فرماتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بجکر تیس منٹ پر ''مسجد بیت الاکرام'' میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملیز ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 24 فیملیز اور دو گروپس افغانی اور مارشلیز نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں کی مجموعی تعداد 192 تھی۔ آج ملاقات کرنے والے یہ احباب، فیملیز DALLAS کی مقامی جماعت کے علاوہ امریکہ کی مختلف جماعتوں KENTUCKY, CHICAGO, BAYPOINT, FORT WORTH, TULSA, ALABAMA, GEORGIA, LOS ANGELES, SACRAMENTO اور HOUSTON, LAS VEGAS سے آئے تھے۔

آج بھی بعض فیملیز اور احباب بڑے طویل سفر کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔ شکاگو سے آنے والے 904 میل، لاس ویگاس سے آنے والے 1221 میل، لاس اینجلیز سے آنے والے احباب اور فیملیز 1433 میل کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ جبکہ BAY POINT سے آنے والے احباب اور فیملیز 1712 میل کا طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ آج پاکستان سے آنے والے بعض احباب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

ان ملاقات کرنے والے سبھی احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج بھی ان ملاقات کرنے والوں میں بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور سے مل رہے تھے۔ کتنے ہی خوش نصیب، خوش قسمت یہ لوگ تھے جن کو خلیفۃ المسیح کے قرب کی یہ چند ساعتیں نصیب ہوئیں۔ یہی چند لمحات ان کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں۔ ان کی نسلیں بھی اور ان کے وہ بچے بھی جو والدین کے ساتھ آئے تھے بڑے ہو کر اس وقت کو یاد کریں گے۔

تاثرات

- ڈیلس (Dallas) جماعت کے ایک ممبر طاہر وڑائچ صاحب ملاقات کر کے دفتر سے باہر آئے تو ان کی آنکھوں میں آنسو تھے کہنے لگے کہ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں بیان کرسکوں۔ مجھے جو دلی سکون ملا ہے میرے دل کو جو اطمینان حاصل ہوا ہے میں اس کو بیان نہیں کرسکتا۔ میں نے اپنے پیارے آقا سے اپنے لئے دعاؤں کی درخواست کی۔ مجھے اب اور کیا چاہئے مجھے تو سب کچھ مل گیا ہے۔

- ایک دوست اواب منظور باجوہ صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور کے چہرہ مبارک پر ایک الٰہی نور ہے جسے آپ ٹی وی پر اس طرح نہیں دیکھ سکتے۔ آپ اس نور کو صرف ذاتی طور پر دیکھ سکتے ہیں۔

- جماعت Bay Point سے ایک دوست فرید احمد صاحب 1712 میل کا طویل ترین سفر کر کے اپنے آقا سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ جب ان سے ملاقات کا احوال دریافت کیا تو رونے لگ گئے، بات ہی نہیں کر سکتے تھے بس یہ کہتے کہتے چلے گئے کہ اس چہرہ میں سچائی ہے، اس چہرہ میں تقویٰ ہے، اس چہرہ میں نور ہے۔

- ایک دوست شریف Olekesh Ajala صاحب جماعت ڈیلس سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ مجھے فخر ہے کہ میں امریکہ آ کر اپنے خلیفہ سے ملا ہوں۔ میں بہت خوش قسمت ہوں۔ مجھے پتہ ہے کہ میرے ملک کے زیادہ تر لوگوں کو یہ موقع کبھی نہیں ملے گا۔

- Alabama جماعت سے آنے والے ایک دوست حماد احمد خان صاحب نے کہا کہ میں راحت اور خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ ان کی بیٹی ساتھ تھی وہ shock میں تھی اور ایک بات بھی نہ کرسکی۔ اللہ تعالیٰ نے کتنی عظیم سعادت عطا فرمائی تھی۔

- جماعت Dallas سے ایک دوست Suliat Opeyemi صاحب ملاقات کر کے دفتر سے باہر آئے تو کہنے لگے میں کیا کہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی جماعت سے اور خلیفہ سے عزّت بخشی ہے۔ ہمارے جانے سے قبل ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پتہ چل گیا تھا کہ ہم نائیجیریا سے آئے ہیں اور ہم یوروبا Yoruba ہیں۔ ہم نے کوئی لفظ ہی نہیں کہا تھا۔ لیکن حضور کو سب معلوم تھا۔ حضور کو یہ بھی معلوم تھا کہ ہم افریقہ میں کہاں سے، کس جگہ سے ہیں۔

- ایک نوجوان رضوان احمد خان جب ملاقات کر کے باہر آئے تو ان سے بات ہی نہیں ہو رہی تھی۔ ان کی رونے والی حالت تھی۔ کہنے لگے کہ میں نے حضور سے پوچھا کہ میں خدا کے بارہ میں اپنے شک کو کیسے دور کروں اس پر حضور انور نے فرمایا دل سے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے وجود کو ظاہر کرنے کی دعا کریں۔

- ایک صاحب جری اللہ خان صاحب جماعت ڈیلس Dallas سے آئے تھے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ خلافت احمدیہ میری زندگی میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ آج یہ میری زندگی کی بہترین ملاقات تھی۔ میں اپنے بچوں کے ساتھ تھا اور میرے بچوں نے ہی اکثر بات کی۔ میں بس چاہتا ہوں کہ میرے بچے خلافت اور خدا کے قریب ہو جائیں۔

- ایک خاتون عائشہ مبشر صاحبہ جماعت Kentucky سے آئی تھیں ملاقات کر کے باہر آئیں تو رونے لگ گئیں۔ کہنے لگیں کہ بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ حضور انور نے میری فیملی کے بارے میں پوچھا۔ میرے بچوں کے لئے دعا کی۔ میں تو دعائیں لے کر آئی ہوں۔

- جماعت Houston سے آنے والے ایک دوست شاہ غالب صاحب نے کہا میری اپنے روحانی والد سے ملاقات ہوئی۔ مجھے اور کیا چاہئے۔ خلیفۂ وقت کی صحبت سے دل تسکین سے بھر جاتا اور دل منوّر ہو جاتا ہے۔

- طوبیٰ ملک صاحبہ جماعت Dallas سے آئی تھیں۔ یہ جب باہر آئیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ کہنے لگیں میرے پاس کوئی الفاظ نہیں ہیں۔ آج یہ میری زندگی کا سب سے خوبصورت لمحہ ہے اور خدا تعالیٰ کے محبوب بندہ سے میری ملاقات ہوئی ہے۔

- نصرت ملک صاحبہ بھی جماعت Dallas سے ملاقات کے لئے آئی تھیں۔ یہ بھی رو رہی تھیں کہنے لگیں حضور انور ہماری اس جماعت سے بہت محبت کرتے ہیں۔ اتنی دور سے آ کر ہمیں وقت عطا فرما رہے ہیں۔ ہم کتنے خوش نصیب ہیں۔

افغانی گروپ کی ملاقات

افغانستان سے آنے والی خواتین اور بچیوں پر مشتمل ایک گروپ نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کے دوران ان خواتین اور بچیوں نے اپنی مقامی پشتو زبان میں خوش الحانی کے ساتھ ایک نظم پیش کی۔ اس نظم کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:

حضور تشریف لائے اور روشنی چاند جیسی ہو گئی
ہم دن گن رہے تھے اور دن خوشیوں والے آ گئے
آنکھیں شمع کی طرح ایمان و اخلاص سے بھر گئیں
ہر ایک کے لئے دعا تیز بارش جیسی ہو گئی
ہم خلیفہ کے ہو گئے اور خلیفہ ہمارا ہو گیا
ایسی اپنائیت ہماری اور ہمارے آقا کے دلوں کی ہو گئی

مارشل آئی لینڈز کے احباب کی ملاقات

آج ساوتھ پیسفک کے جزائر ملک مارشل آئی لینڈ Marshal Islands سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب کے گروپ نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ گروپ سات افراد پر مشتمل تھا جن میں چار مرد حضرات دو خواتین اور ایک بچہ شامل تھا۔

مارشلیز قوم سے تعلق رکھنے والے یہ لوگ Arkansas سٹیٹ کے شہر Springdale میں آباد ہیں۔ یہ 330 میل کا سفر طے کر کے ملاقات کے لئے Dallas پہنچے تھے۔

ملاقات کے بعد ان سبھی احباب نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمارے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی اور ہمارے لئے بولنا مشکل ہو گیا تھا۔

- ایک دوست Luke Zackious صاحب کہنے لگے کہ آج کی ملاقات میں جو ہمیں حضور کا قرب حاصل ہوا ہے۔ یہ میرے لئے ایک خاص لمحہ تھا۔

- ایک خادم Romeo Tanson نے کہا یہ میری حضور انور سے دوسری مرتبہ ملاقات تھی اور میرے لئے ایک خاص یاد ہے۔ یہ ملاقات مجھے ہمیشہ یاد رہے گی۔ میں جب بھی کبھی ڈیلس آؤں گا تو خاص طور پر یہ ملاقات مجھے یاد آیا کرے گی۔

- ایک خاتون Jenila John صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں جیسے ہی حضور انور کے دفتر گئی تو صرف حضور انور کے چہرہ کو ہی دیکھتی رہی کہ کتنا نورانی چہرہ ہے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاکرام میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَ اَمْرِہٖ

(کمپوزڈ بائی: فائقہ بشریٰ۔ بحرین)

رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد برطانیہ

سیّدنا امیرالمؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ 2022ء

7/ اکتوبر 2022ء بروز جمعہ

قسط 12

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر دس منٹ پر مسجد بیت الاکرام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ آج امریکہ کی اسٹیٹ ٹیکساس کے شہر ڈیلس (Dallas) میں حضور انور کے خطبہ جمعہ کے ساتھ نئی مرکزی مسجد ''مسجد بیت الاکرام'' کا افتتاح ہو رہا تھا۔

نماز جمعہ میں جماعت ڈیلس (Dallas) کے علاوہ امریکہ بھر کی جماعتوں سے احباب بڑے لمبے اور طویل سفر کر کے پہنچے تھے۔ امریکہ کی مختلف جماعتوں

Houston, Queens, Austin, Georgia, Tulsa, North Virgina, Marry Land, Fort Worth, San Jose, San Diego, South Virginia, Bay Point, Central Jersey, Lehigh Valley, Richmond, Port Land, North Jersey, Osh Kosh, Brooklyn, Buffalo, Milwaukee, Charlotte, York, Chicago, Detroit, Boston, Kansas City, Long Island, Philadelphia, Pittsburg, Sacramento, Albana, Albany, Baltimore, Cleveland, Hawaii, Miami, Phoeniy, Tuscon, Syracus, Willingbord

اور دیگر جماعتوں سے آئے تھے۔

پھر بعض جماعتوں سے احباب بڑے لمبے اور طویل فاصلے طے کر کر نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے پہنچے تھے۔

MarryLand سے آنے والے احباب 1367 میل، لاس اینجلس سے آنے والے احباب 1578 میل کا سفر طے کر کر نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے آئے تھے۔

پھر ایک بڑی دور کی جماعت سیاٹل (Seattle) سے آنے والے احباب 2095 میل کا طویل ترین سفر طے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے پہنچے تھے۔

نماز جمعہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد اڑھائی ہزار سے زائد تھی۔

خطبہ جمعہ

پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاکرام'' میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ اعراف کی آیات 30 تا 32 کی تلاوت فرمائی اور درج ذیل ترجمہ پیش فرمایا:

''تو کہہ دے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ نیز یہ کہ ہر مسجد میں اپنی توجہات اللہ کی طرف سیدھی رکھو اور دین کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارا کرو۔ جس طرح اس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اسی طرح تم مرنے کے بعد لوٹو گے۔ ایک گروہ کو اس نے ہدایت بخشی اور ایک گروہ پر گمراہی لازم ہوگئی۔ یقیناً یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنا لیا اور یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت یعنی لباس تقویٰ ساتھ لے جایا کرو اور کھاؤ پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا:

آج آپ کو اپنی مسجد کے افتتاح کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرما رہا ہے۔ تو اس کی تعمیر تو کچھ عرصہ پہلے مکمل ہوگئی تھی لیکن اس کا اب رسمی افتتاح ہو رہا ہے۔ یہاں مسجد کے طور شروع میں ایک ہال بنایا گیا تھا لیکن اب باقاعدہ مسجد آپ نے بنائی ہے۔ بہرحال اب ایک خوبصورت اچھی مسجد بن گئی ہے اور گنجائش کے لحاظ سے بھی کافی وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس مسجد کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ مسجد آپ نے خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے بنائی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے فیض پانے والے ہوں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے ویسا ہی گھر بنائے گا۔

حضور انور نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بنائی ہوئی مسجد کا کام مسجد کی تعمیر کے بعد ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا انسان تبھی حامل بنتا ہے جب اس کے حکموں پر چلنے والا ہو۔ اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والا ہو۔ حقوق العباد ادا کرنے والا ہو۔ وفا اور اخلاص سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہو۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو مانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:

ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا اور آپ کی بیعت میں آنا ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے۔ ہمارا کام آپ علیہ السلام کی بیعت میں آ کر ختم نہیں ہو گیا بلکہ پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ تبھی ہم انعامات کے وارث ٹھہریں گے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا ہے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو ہم میں سے ہر ایک کو سمجھنا ہو گا۔ اس مسجد کو آباد رکھنا ہماری ذمہ داری ہے۔ آپس میں پیار و محبت سے رہنا ہماری ذمہ داری ہے۔ رواداری اور بھائی چارے کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا ہماری ذمہ داری ہے۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پیغام دنیا کو دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ مسلسل دعاؤں سے اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ اپنی نسلوں کی اصلاح کی فکر کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ تبھی ہم مسجد کا حق بھی ادا کر سکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ جہاں اسلام کا تعارف کروانا مقصود ہو وہاں مسجد بنا دو۔ اب اس مسجد کے بننے سے ظاہری طور پر تو اسلام کا تعارف اس علاقے میں ہو جائے گا۔ بعض ہمسائے آئے بھی اور انہوں نے اچھے خیالات کا اظہار بھی کیا۔ چند دن ہوئے باوجود آجکل زیادہ لوگوں کے آنے اور رش اور پرشور کے ایک بالکل ساتھ والے ہمسائے ملنے آئے تھے تو انہوں نے یہی کہا کہ ہم خوش ہیں کہ ہمیں آپ لوگوں کی ہمسائیگی مل گئی لیکن ہمیں بہرحال اپنے ہمسائیوں کا

خیال رکھنا چاہئے اور غیر ضروری شور اور ہنگامہ یہاں نہیں کرنا چاہیے اور قانون کے دائرے میں رہ کر سب کام کرنے چاہئیں۔

تو بہر حال مسجد سے تعارف ہمسایوں کو بھی ہو گا اور یہاں سڑک پر سے گزرنے والوں کو بھی ہو گا اور یہ جو تعارف کا راستہ کھلا ہے اس سے آپ کے تبلیغ کے راستے بھی کھلیں گے۔ پس ہر احمدی کو اسلام کی تعلیم کا نمونہ بھی بننا پڑے گا اور بننا چاہئے۔ دنیا کو ایک واضح فرق نظر آنا چاہئے کہ اس دنیادار معاشرے میں ایسے لوگ بھی ہیں جو دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کے کام کرتے ہوئے پھر دین کو دنیا کو مقدم کرنے والے بھی ہیں اور اپنے پیدا کرنے والے قادر و توانا خدا سے تعلق رکھنے والے بھی ہیں اور مخلوق کی ہمدردی کرنے والے بھی ہیں اور مخلوق کے کام آنے والے بھی ہیں۔ جب یہ چیز دنیادار دیکھتے ہیں تو ان میں تجسس پیدا ہوتا ہے اور پھر یہی اسلام کی تبلیغ کے راستے کھولتا ہے۔ پس اب ہر احمدی کو پہلے سے بڑھ کر اسلام کی تعلیم کی عملی تصویر بننے کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے مساجد کے ساتھ منسلک ہونے والوں کی بعض ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انصاف قائم کرو اور انصاف کرنے کے بارے میں دوسری جگہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں انصاف سے دور نہ کرے۔ اب یہ معیار جو انصاف کا قائم کرنے والا ہے وہ کسی دوسرے کے متعلق غلط سوچ رکھ ہی نہیں سکتا۔ کسی کو نقصان پہنچانے کا تو سوال ہی نہیں۔ ایسا شخص تو موقع تلاش کرے گا کہ میں کس طرح دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں اپنا کردار ادا کرسکتا ہوں اور جب انسان ایسے حقوق قائم کرنے والا ہو تو یقیناً ماحول پر ایک نیک اثر ڈالتا ہے اور یہی نیک اثر پھر تبلیغ کے راستے کھولتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کو مسجد میں آنے والوں کو مسجد کے حوالے سے پہلی نصیحت یہ فرمائی کہ حققوق العباد کی ادائیگی کے سامان کرو اور اس کے لیے سب سے اہم چیز انصاف قائم کرنا ہے۔ اب جہاں اللہ تعالیٰ غیروں اور دشمنوں سے بھی انصاف قائم کرنے کا حکم دے رہا ہو تو ہمیں اپنوں سے کس قدر پیار و محبت سے رہنا چاہئے اور جب یہ حالت ہوتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر بھی ایسے لوگوں پر پڑتی ہے۔ جب یہ لوگ مسجد میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے داخل ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی عبادت کو قبول فرماتا ہے۔ لیکن اگر ایک شخص اپنے گھر میں اپنی بیوی سے نیک سلوک نہیں کر رہا، ہر وقت اسے طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا ہوا ہے۔ بچے اس سے علیحدہ خوف زدہ ہیں اور پھر وہ اپنے عمل سے بچوں کو دین سے دوری کا باعث بھی بن رہا ہے تو پھر ایسے شخص کے نہ ہی جماعتی کام اور نہ ہی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے حضور قابل قبول ہوتے ہیں۔ اس دوعملی کی وجہ سے دھوکہ ہے جو انسان کسی اور کو نہیں دے رہا ہوتا بلکہ اپنے آپ کو دے رہا ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس حقیقی مومن وہی ہے جو اندر اور باہر انصاف قائم کرنے والا ہے۔ جس کا قول و فعل اندر اور باہر ایک جیسا ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو حقیقت میں مسجد کی آبادی کا حق ادا کرنے والے ہیں کیونکہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کی خشیت سے پُر ہیں۔ پس یہ معیار حاصل کرنا ہمارا کام ہے ورنہ صرف مسجد بنا دینا اور یہاں آ کر اپنے سر سے بوجھ اتارنے کے لیے جلدی جلدی نمازیں پڑھ لینا یہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا اور جب انسان یہ معیار حاصل کر لیتا ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک معصوم بچے کی طرح ہے۔ اس کا انجام بخیر ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حق کے ساتھ بندوں کے حق بھی ادا کر رہا ہے۔ پس کسی کو اس بات پر ہی ناز نہیں ہونا چاہئے کہ میں بہت نماز پڑھنے والا ہوں۔ پانچ وقت مسجد میں آجاتا ہوں اور جماعت کے کام بھی کر رہا ہوں تو یہ کافی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندوں کے حقوق ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا نہیں کرتا۔ پس کسی خوش فہمی میں ہمیں نہیں رہنا چاہئے۔ حقیقی عابد اور مسجدوں کو آباد کرنے والا وہی ہے جو خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت اپنے اندر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والا ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دوبارہ زور دے کر فرمایا کہ اگر تم نے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل نہ کیا۔ دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے اپنی حالتوں کو صحیح راستوں پر چلانے کے لیے بھرپور کوشش نہ کی، توبہ اور استغفار کی طرف سے مستقل توجہ نہ کی، تو شیطان تم پر غالب آجائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے توبہ اور استغفار کی طرف مستقل توجہ رکھو۔ آج کل کے اس دنیا داری کے ماحول میں تو خاص طور پر اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے تبھی کامیابی ملے گی۔ تبھی ایک معصوم بچے کی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے۔ مسلمانوں کی حالت بگڑنے کی وجہ سے ہی اسلام کا زوال شروع ہوا۔ جب انہوں نے انصاف اور عبادتوں کو دکھاوا بنالیا یا اس کا حق ادا نہیں کیا اور پھر سب کچھ ضائع ہو گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خوبصورت مسجدیں تو بے شک بناتے رہے اور بنا رہے ہیں اور احمدیوں کی مسجدوں کو آج کل پاکستان میں تو گرانے کا بھی زور ہے۔ اس لیے کہ احمدیوں کی مساجد کی ہماری مسجدوں جیسی شکل نہ ہو، ان کے منارے نہ ہوں، ان کی محرابیں نہ ہوں لیکن ان میں عباد الرحمن نہیں پیدا ہوئے۔ اسی بات کو یہ فخر سمجھتے ہیں کہ ہم احمدیوں پر ظلم کر رہے ہیں یا ان کے زعم میں ان کو صحیح راستے پر چلانے کی طرف مائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بہرحال پہلے زمانے میں بھی یہ زوال ہوا۔ اسی لیے ہوا کہ مسجدوں کی آبادی ظاہری تھی۔ خال خال جگہوں پر حقیقی مسلمان بھی نظر آتے تھے لیکن عمومی طور پر زوال تھا۔ بہرحال یہ سب کچھ ہونا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں آگاہ فرما دیا تھا لیکن اس ظلمت کے زمانے کے بعد جو روشنی کا زمانہ مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس غلام صادق کی ہم نے بیعت کی توفیق پائی ہے اس عہد کے ساتھ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور قرآن کریم کے حکموں پر چلیں گے تو پھر جیسا کہ میں نے کہا ہمیں اپنی حالتوں پر بہت توجہ دینی ہو گی۔ ان غیروں جیسی مسجدوں کی حالت سے اپنی مسجدوں کو بچانا ہو گا۔ جس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانے کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر

تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور انہی میں لوٹ جائیں گے اور یہی کچھ ہم آج کل اکثر مسلمانوں کی مساجد میں دیکھ رہے ہیں۔ تو یہ حالت جو ہم آج کل دیکھ رہے ہیں یہ ہمیں ہوشیار کرنے والی ہے۔ ان میں تو فتنوں کے علاوہ کچھ ہے ہی نہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا صرف زور ہے تو یہ کہ جماعت کی مسجدوں کے مینار گراؤ۔ (یہ تو مسجد نہیں عبادت گاہیں کہتے ہیں) ان کی محرابیں گرادو۔ ان کی اور کوئی دین کی خدمت نہیں ہے۔ کوئی انصاف نہیں ہے۔ بہر حال یہ باتیں ہمیں سبق دیتی ہیں کہ کس طرح ہم نے خالص ہو کر مسجدوں کے اور بندوں کے حق ادا کرنے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان آیات میں سے پہلی آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی ظاہری اور جسمانی صورت میں بھی ضعف آ گیا ہے۔ وہ قوت و شوکت اسلامی سلطنت کو حاصل نہیں اور دینی طور پر بھی وہ بات جو مخلصین لہ الدین میں سکھائی گئی تھی اس کا نمونہ نظر نہیں آتا۔ اندرونی طور پر اسلام کی حالت بہت ضعیف ہو گئی ہے اور بیرونی حملہ آور چاہتے ہیں کہ اسلام کو نابود کر دیں۔ ان کے نزدیک مسلمان کتوں اور خنزیروں سے بھی بدتر ہیں۔ ان کی غرض اور ارادے یہی ہیں کہ وہ اسلام کو تباہ کر دیں اور مسلمانوں کو ہلاک کر دیں۔ اب خدا کی کتاب کے بغیر اور اس کی تائید اور روشن نشانوں کے سوا ان کا مقابلہ ممکن نہیں اور اس غرض کے لیے خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس ایسے حالات میں اب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے ہی ہیں جنہوں نے اپنی حالتوں کو اپنا حق بیعت نبھاتے ہوئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق درست نہ کیا اور اپنی حالتوں پر ہمیشہ نظر نہ رکھی تو پھر ہم ان لوگوں میں شمار نہیں ہو سکیں گے جنہوں نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے اس دور میں اپنی بیعت کا حق ادا کرنا تھا۔ ہم ہی ہیں جنہوں نے اسلام کی کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کرنا ہے۔ جو نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھینچا ہے یہ بہت خوفناک نقشہ ہے اور عملاً یہی نظر آتا ہے۔ دنیا کو ہم نے بتانا ہے کہ تم جو اسلام کو اور مسلمانوں کو حقیر سمجھتے ہو اور تمہارے نزدیک یہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ لیکن یاد رکھو یہی لوگ ہیں جن کی تعلیم پر عمل سے دنیا کی بقا ہے۔ پس مکمل خود اعتمادی کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے آگے جھکتے ہوئے مانگتے ہوئے ہمیں دنیا کی رہنمائی کا کام کرنا ہو گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس ہمیں اس بات پر نظر رکھنی ہے کہ ہم نے کس طرح خدا تعالیٰ کے حق ادا کرنے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کا حق ادا کیا جائے۔ مسجد ہم نے بنائی ہے تو اس کا حق ادا کریں۔ اس میں خالص ہو کر اس کی عبادت کے لیے آئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یعنی میں نے پرستش کے لئے ہی جنّ و انس کو پیدا کیا ہے۔ ہاں یہ پرستش اور حضرت عزّت کے سامنے دائمی حضور کے ساتھ کھڑا ہونا بجز محبت ذاتیہ کے ممکن نہیں اور محبت سے مراد یک طرفہ محبت نہیں بلکہ خالق و مخلوق کی دونوں محبتیں مراد ہیں تا بجلی کی آگ کی طرح جو مرنے والے انسان پر گرتی ہے اور جو اُس وقت اس انسان کے اندر سے نکلتی ہے بشریت کی کمزوریوں کو جلا دیں اور دونوں مل کر تمام رُوحانی وجود پر قبضہ کر لیں۔ پس دائمی توجہ کے ساتھ مستقل توجہ کے ساتھ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہو گی اور اسی وقت یہ ہو گا جب اللہ تعالیٰ سے محبت ہو۔ ایسی ذاتی محبت ہو جو کسی اور سے نہ ہو تب اللہ تعالیٰ کی محبت اور انسان کی اللہ سے محبت، بندے کی اللہ سے محبت وہ نتائج پیدا کرتی ہے جو ایک انقلاب لے آتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس جو لوگ تھوڑی سی دعا کے بعد تھک جاتے ہیں یا جو دعا کا فلسفہ معلوم کرنا چاہتے ہیں جو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں ان کو اس حوالے پر غور کرنا چاہئے۔ صرف ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ کے دروازے پر مانگنے نہ جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی محبت پیدا کریں پھر اللہ تعالیٰ اس انسان سے محبت کرتا ہے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کی مکمل اطاعت کی جائے۔ اللہ کے رسول سے محبت کرنا بھی ضروری ہے اور محبت کے جذبے سے اطاعت کی جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کا اظہار ہوتا ہے اور جب یہ دو محبتیں ملتی ہیں تو پھر جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وہ بارش برستی ہے جو انسان کی سوچ سے بھی بالا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلے اور اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ڈھالے، اپنی عبادتوں کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کرے، اسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی ضروریات بھی مل جاتی ہیں۔ ہاں دنیاوی لالچ کی خواہشات بڑھتی جاتی ہیں اور اگر یہ بڑھ جائیں تو یہ ایسی آگ ہے جو کبھی بجھتی نہیں ہے۔ اگر انسان دین پر قائم ہو تو پھر ہر وقت دنیاوی خواہشات کی یہ بھڑک نہیں رہتی کیونکہ یہ آگ تو ایسی ہے جو کبھی نہیں بجھتی اور انسان اس میں بھسم ہو جاتا ہے اور آخرت جو حقیقی زندگی ہے، میں بھی کچھ نہیں ملتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔ پس ہمیں ان ایمان لانے والوں میں سے ہونا چاہیے جو مسجدوں کو آباد کرنے والے ہیں اور مسجدوں کو آباد کرنے والوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ ایک نماز سے دوسری نماز تک انتظار کرتے ہیں کہ کب وقت ہو اور ہم نماز کے لیے جائیں۔ پس یہ مقصد ہے مسجد کی تعمیر کا کہ اسے آباد کرنا ہے اور کس طرح آباد کرنا ہے۔ پس اب یہ مسجد بنانے کے بعد یہاں کے رہنے والوں کا کام ہے کہ اسے آباد بھی کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا اپنی بھی اصلاح کرنے کا اور اپنی نسلوں کو بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ جوڑنے کا یہی طریق ہے۔ ورنہ موجودہ زمانے کی چمک دمک ہماری نسلوں کو دین سے دور لے جائے گی۔ بچپن سے ہی انہیں مسجد کے ساتھ جوڑنے اور دین کی اہمیت بتانے کی ضرورت ہے اور یہ ماں باپ دونوں کا کام ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھیں کہ مسجد کے بننے سے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا اور اب افتتاح سے جماعت کا مزید تعارف ہو گا۔ مسجد کا اور اسلام کا تعارف ہو گا تو تبلیغ کے راستے کھلیں گے۔ مزید رابطے بھی ہوں گے۔ پس ان سے فائدہ اٹھا کر اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانا بھی ہر احمدی کا کام ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمایا:

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے مسجد سے جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر یہاں کے احمدیوں کی کوششیں اخلاص سے ہوں گی۔ عبادتوں کے معیار ہوں گے تو سمجھیں اب جماعت کی ترقی کی یہاں بھی بنیاد پڑ گئی۔ ان شاء اللہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اپنی عبادتوں اور اخلاص کے معیار بڑھاتے چلے جائیں۔ اپنی نسلوں میں بھی اس اخلاص اور دعا کی اہمیت اور عبادت کی اہمیت کو منتقل کرتے چلے جائیں تو اس مادی دنیا کے دلدادوں میں بھی ہم انقلاب پیدا ہوتا دیکھیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ وہ اخلاص کے ساتھ نمازیں پڑھنے والے ہوں اور اس مسجد کو آباد کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں اور عبادتوں کو بھی قبول فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسب طریق علیحدہ شائع ہو گا۔

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ پہلی مرتبہ ڈیلس (Dallas) ٹیکساس سٹیٹ سے MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست ساری دنیا میں Live نشر ہوا۔

- حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت القیوم کی تختی کی نقاب کشائی

- آج کے پروگرام کے مطابق Dallas سے جماعت Fort Worth کے لیے روانگی تھی۔ ڈیلس سے فورٹ ورتھ کا فاصلہ 53 میل ہے۔

- چھ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور Fort Worth کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا اور ساتھ ساتھ راستہ کلیر کرتے رہے۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد 7 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد بیت القیوم Fort Worth میں ورود مسعود ہوا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مقامی جماعت کے صدر مکرم سعید چوہدری صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ احباب جماعت مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے۔ خواتین اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے شرف زیارت سے فیض یاب ہو رہی تھیں۔ بچے اور بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس دعائیہ نظمیں اور استقبالیہ گیت پیش کر رہے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ ہر طرف سے خوشی و مسرت سے ہاتھ بلند تھے۔ السلام علیکم حضور! اور انی معک یا مسرور! کی صدائیں ہر طرف سے بلند ہو رہی تھیں۔ اس جماعت کے لیے یہ انتہائی مبارک اور بابرکت لمحات تھے۔ ان کے پیارے آقا کے مبارک قدم پہلی بار اس جماعت کی سرزمین پر پڑے تھے۔ ان کے

لیے ایک ایسی خوشی کا سماں تھا۔ جو بیان نہیں کی جاسکتی۔ بہتوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔حضور انور ان احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے نعروں اور السلام علیکم کا جواب دیتے رہے۔

• بعد ازاں حضورانور نے ”مسجد بیت القیوم“ کی بیرونی دیوار پر لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد کی بیرونی احاطہ میں ایک پودا لگایا۔

• بعد ازاں حضور انور نے اس عمارت کا معائنہ فرمایا۔مسجد کی Lobbyمیں اس عمارت کے دو بڑے نقشہ جات آویزاں کئے گئے تھے۔صدر جماعت نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ اس عمارت کے دائیں اور بائیں دو مینار تعمیر کئے جائیں گے اور اس طرح ایک گنبد بھی بنایا جائے گا۔ مینار اور گنبد نقشہ میں ظاہر کئے گئے تھے۔ اس کے بعد مسجد کے مردانہ ہال اور خواتین کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور لائبریری کے اندر تشریف لے گئے۔ علاوہ ازیں جماعتی دفاتر، میٹنگ روم اور تبلیغ روم بھی دیکھے اور ملٹی پرپز ہال اور لجنہ کے ہال میں بھی تشریف لے گئے۔

مسجد بیت القیوم کی یہ عمارت اور 4.7 ایکڑ رقبہ پر مشتمل یہ قطعہ زمین سال 2018ء میں 7 لاکھ 75 ہزار ڈالرز کی قیمت میں خریدا گیا تھا۔ یہاں پر جو تعمیرات موجود ہیں ان کا ایریا 13 ہزار مربع فٹ ہے۔ اس عمارت میں جماعتی دفاتر کی تعداد 8 ہے۔ اس کے علاوہ ایک Gym(فٹنس روم) بھی بنایا گیا ہے۔

مسجد کے مردانہ اور خواتین ہال میں 300 افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اگر اس عمارت کے باقی ہالز اور لابیز وغیرہ شامل کئے جائیں تو ہزار کے لگ بھگ لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔

• حضور انور مسجد کے بیرونی احاطہ پارکنگ ایریا کی طرف بھی تشریف لے گئے اور زمین کی حد بندی کے بارے میں دریافت فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہال میں تشریف لے آئے جہاں ایک میز پر مسجد کے دو مختلف نقشہ جات پرنٹ کر کے رکھے گئے تھے اور 2 میناروں کے سنگ بنیاد کے لیے 2 اینٹیں بھی رکھی گئی تھیں۔ علاوہ ازیں ایک باسکٹ بال بھی رکھا گیا تھا۔ خدام یہاں باسکٹ بال بھی کھیلتے ہیں۔

مقامی صدر جماعت کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت دونوں نقشوں پر اپنے دستخط فرمائے اور میناروں کی تعمیر کے لیے دونوں اینٹوں پر اپنی ”الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ“ والی انگوٹھی مَس کر کے دعا کی۔ بعد ازاں حضور انور کچھ دیر کے لیے دفتر تشریف لے گئے۔

• اس دوران تمام مقامی احباب ہال میں بیٹھ چکے تھے۔خواتین ایک دوسرے ہال میں جمع ہو چکی تھیں۔

• ساڑھے سات بجے حضور انور ہال میں تشریف لائے۔ ہال کے دروازہ پر ایک مقامی امریکن خاتون اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ کھڑی تھیں۔موصوفہ اس شہر کی زوننگ آفیسر ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لیے آئی تھیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت کچھ دیر کے لیے ان کے پاس کھڑے ہوئے اور گفتگو فرمائی۔

احباب جماعت کی حضور کے ساتھ نشست

• بعد ازاں پروگرام شروع ہوا۔حضور انور نے احباب سے دریافت فرمایا۔ یہاں کتنے اسائلم سیکرز ہیں؟ ہاتھ کھڑا کریں۔حضور انور نے فرمایا۔کیا سب نے کام شروع کر دیا ہے۔جس پر سبھی نے کہا کہ ہم نے کام شروع کر دیا ہے۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے دل یہاں لگ گئے ہیں۔ اگر نہیں لگے تو لگانے پڑیں گے۔

• بعد ازاں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جو لوگ مجھے مل چکے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اس پر احباب نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے تو حضور انور نے فرمایا: اسائلم سیکرز سے زیادہ تعداد ہے جو مجھے مل چکی ہے۔ اس کے بعد سیکرٹری وقف نو جو سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی بھی ہیں نے اپنا تعارف کروایا۔حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ یہاں آپ کی مقامی جماعت میں کتنے واقف نو بچے ہیں۔کیا تعداد ہے؟ موصوف نے بتایا کہ دس بچے ہیں اور جو لڑکیاں ہیں ان کے پروگرام وغیرہ لجنہ کرتی ہے۔

اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ خواہ لجنہ پروگرام کرتی ہو۔ لیکن ریکارڈ آپ کے پاس بحیثیت سیکرٹری ہونا چاہئے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ بچیوں کی تعداد 13 ہے۔ اس طرح کل 23 ہیں۔

• حضور انور نے فرمایا آپ تعلیم القرآن، وقف عارضی کے سیکرٹری بھی ہیں۔ وقف عارضی کے پروگرام بنائیں، تبلیغ کریں، لٹریچر دیں، باہر نکلیں، لوگوں سے رابطے کریں اور یہاں اپنے مرکز آنے کی دعوت دیں۔ ہر مہینے میں مختلف جگہوں سے پندرہ بیس لوگ مل جائیں گے تو پورے علاقے میں اسلام کا تعارف کرواسکتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا جو وسائل یہاں مہیا ہیں ان کو استعمال کرتے ہوئے جو جو کام ہوسکتا ہے آپ لوگوں کو کرنا چاہئے۔

• بعد ازاں سیکرٹری تبلیغ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ تبلیغ کا پلان کیا ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہم نے ہفتہ وار پروگرام شروع کیے ہوئے ہیں۔ باہر سے مہمان اپنے سینٹر میں بلاتے ہیں اور ان سے بات چیت کرتے ہیں۔

• حضور انور نے فرمایا: جو آپ کے یہاں ہمسائے ہیں ان کو بھی بلائیں، بروشرز، لیف لیٹس تقسیم کرنے کا پروگرام بنائیں۔ اپنے شہر کی آبادی کا جائزہ لیں۔ کتنی آبادی ہے کون کون سے لوگ یہاں رہتے ہیں؟ وائٹ امریکن، افریقن امریکن، ایشین، لاطینی امریکن یہ کتنی کتنی تعداد میں آباد ہیں؟ پہلے سارا جائزہ لیں اور پھر ہر ایک Etnic گروپ کے حساب سے اپنا تبلیغی پروگرام بنائیں۔

• سیکرٹری تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مجھے یہ مسئلہ ہے کہ لوگوں کو مسجد لانے کے لیے بہت کوشش کرنی پڑ رہی ہے۔

• حضور انور نے فرمایا مسلسل محنت کرنی پڑے گی۔ جو نہیں آرہے ان کو روزانہ یاد دہانی کروائیں۔

• بعد ازاں صدر جماعت Fort worth نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا کہ حضور انور کی آمد کے ساتھ آج ہمیں یہ دن دیکھنے کو ملا ہے۔

• اس پر حضور انور نے فرمایا کہ شکریہ تب ہوگا۔ جب مسجد کو آباد کریں گے۔ صدر صاحب نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ مسجد سے پندرہ منٹ تک کے فاصلہ پر تیس چالیس فیصد احمدی آباد ہیں۔حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ فجر اور مغرب عشاء پر حاضری پچاس فیصد ہونی چاہئے اور یہ کم از کم ٹارگٹ رکھیں اور اس کو بڑھاتے چلے جائیں۔ ویسے تو سو فیصد ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: پٹرول مسجد آنے کے لیے رکھیں اور باقی اپنی شاپنگ کے لیے خرید و فروخت کے لیے پیدل جائیں۔

ممبرات لجنہ سے گفتگو اور نصائح

• خواتین کی طرف سے ایک غیر ملکی خاتون نے سوال کیا کہ عورتوں کے خاص ایام میں نماز، قرآن کریم کی تلاوت وغیرہ کے بارہ میں کیا حکم ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ تو محدود دن ہیں ان میں نماز نہیں پڑھی جاتی اور نہ تلاوت قرآن کریم کی جاتی ہے۔ لیکن ذکر الٰہی کر سکتے ہیں، دعائیں کر سکتے ہیں، حدیث میں دعائیں کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو یاد رکھ سکتی ہیں۔

• صدر لجنہ مجلس Fort Worth نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ خواتین کی تجنید 70 ہے اور ان میں زیادہ تعداد مستعد اور فعال ہے جب کہ ایک حصہ فعال نہیں ہے۔حضور انور نے فرمایا آپ عورتوں کی تربیت کا پروگرام ایسا بنائیں کہ وہ آگے اپنے بچوں کی تربیت کرسکیں۔

• حضور انور نے فرمایا: اگر لجنہ کی عاملہ Active ہو جائے تو مسجد میں آنے والوں کی حاضری بڑھ سکتی ہے۔ اپنے مردوں کو مسجد بھجیں۔ اس طرح مقامی جماعت کی عاملہ کے ممبران، خدام، انصار کی عاملہ کے ممبران Active ہوں اور باقاعدہ نمازوں پر آنے والے ہوں تو مسجد کی حاضری بہت بڑھ جائے گی۔

• اس کے بعد مقامی جماعت کی مجلس عاملہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ کی عاملہ نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

• ایک دوست فراز احمد نے مسجد اور اس کی کمپلیکس کی Renovation میں بہت زیادہ خدمات سرانجام دی ہیں اور سارا کام طوعی طور پر کیا ہے۔ موصوف کو بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف نصیب ہوا۔

• یہ پروگرام سات بج کر پچاس منٹ پر ختم ہوا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لیے لجنہ ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین شرف زیارت سے فیض یاب ہوئیں۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ”مسجد بیت القیوم“ تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد اب یہاں سے واپس ڈیلس (Dallas) کے لیے روانگی کا پروگرام تھا۔

”مسجد بیت القیوم“ اور اس سارے کمپلیکس کو رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ بہت ہی خوبصورت منظر تھا۔ ان روشنیوں کی وجہ سے مسجد کے اردگرد کا سارا علاقہ روشن تھا اور سارے ماحول میں ایک خوشی کا سماں تھا۔ آٹھ بج کر بیس منٹ پر یہاں سے ڈیلس کے لیے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا اور جگہ جگہ دوسری گاڑیوں کو روک کر راستہ کلیر کرتے رہے۔

قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد نو بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الاکرام ڈیلس آمد ہوئی۔ مسجد کے بیرونی احاطہ میں احباب جماعت مرد و خواتین حضور انور کے واپس آنے کے انتظار میں کھڑے تھے۔ ان سبھی نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ

(کمپوزڈ بائی: صدف علیم صدیقی۔ کینیڈا)

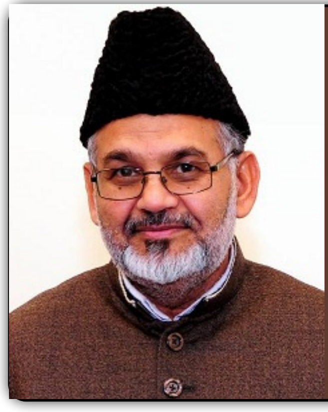

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 68

انڈیا ویسٹ

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 24؍ جون 2011ء میں صفحہ B-24 پر سامعین کی ایک تصویر کے ساتھ ہمارے جلسہ یوم خلافت کی خبر شائع کی ہے۔ جو کہ سٹاف رپورٹر کے حوالہ سے ہے جس میں لکھا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کیلی فورنیا کی مسجد بیت الحمید میں 22؍ مئی کو جلسہ یوم خلافت منایا گیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے عرصہ 103 سال سے (یہ 2011ء کی بات ہو رہی ہے) جماعت میں خلافت کا بابرکت نظام جاری ہے۔ اس جلسہ میں خلافت سے متعلق مختلف عناوین پر مقررین نے تقاریر بھی کیں۔ اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے افراد اس نعرہ کو بہت اہمیت دیتے ہیں کہ محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں۔

خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ امام ناصر نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی ترقیات کا راز خلافت کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ خلافت ہمارا روحانی نظام ہے جو جماعت احمدیہ میں بانی جماعت کی وفات 1908ء سے قائم ہے۔ جماعت احمدیہ اس وقت 198 ممالک میں پائی جاتی ہے جس کے کوئی سیاسی عزائم نہیں بلکہ خدمت انسانیت اولین ترجیح ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 24؍ جون 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی

WEEKLY PAKISTAN EXPRESS

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس

35.52,73rd street, Jackson Heights, NY 11372 Tel:718-505-2418 Fax: 718-335-2613

Volume 18: Issue 33 Dated March 22, 2013

اعمال صالحہ

ہے'' کی تیسری قسط شائع کی۔ اس کا خلاصہ اس سے قبل نیویارک عوام کے حوالہ سے آچکا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے یکم جولائی 2011ء کی اشاعت میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''ہمارا جلسہ سالانہ و اغراض و مقاصد'' ایک تصویر کے ساتھ جس میں حضرت مصلح موعودؓ مسجد فضل لندن کی جگہ پر نماز باجماعت کی امامت فرما رہے ہیں شائع کیا۔

مضمون لمبا تھا۔ ایڈیٹر نے کافی کانٹ چھانٹ کی اور جلسہ کے بارے میں سب سے آخر میں تھوڑی سی بات لکھی۔ لیکن مضمون کا باقی حصہ خود دیا ہے۔ اس مضمون میں جماعت احمدیہ کی مخالفت، تعصب اور جماعت پر کئے گئے اعتراضات کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ کیوں کہ ایک اعتراض یہ بھی تو کیا جاتا ہے کہ احمدی حضرات حج کرنے قادیان جاتے ہیں وغیرہ۔ مضمون کا خلاصہ یہ ہے: ''برا ہو تعصب اور جہالت کا، جب کسی کے بارے میں دل میں تعصب پیدا ہو جائے اور پھر اوپر سے جہالت کا لبادہ بھی اوڑھ لیا جائے تو انسان دیکھتے ہوئے بھی حقیقت کو نہیں دیکھ سکتا۔ یہی کچھ جہالت جماعت احمدیہ کے ساتھ بھی وطن عزیز میں ہو رہی ہے اور دیگر ممالک میں بھی جہاں علمی پستی ہے۔ گزشتہ 120 سال سے احمدیوں پر مختلف قسم کے الزامات لگائے جا رہے ہیں اور ہمارا لٹریچر ان الزامات اور اعتراضات کے جواب میں بھرا پڑا ہے، مگر عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی وجہ سے آئے دن وہی پرانے اعتراضات کو دشمنوں کی کتب سے لے کر پھر شائع کر دیا جاتا ہے گویا یہ اعتراضات ایسے ہیں کہ کسی قادیانی کے پاس ان کا جواب نہیں ہے۔

میڈیا بھی پھر انہی کی مدد کرتا ہے خصوصاً پاکستان میں۔ یہاں امریکہ میں چونکہ مذہبی آزادی بھی ہے اور میڈیا کو آزادی ہے اور اس وجہ سے بعض شرفاء ہماری باتوں کو شائع کرنے میں عار نہیں سمجھتے بلکہ اخلاقی فرض سمجھتے ہیں ہم میڈیا کے تمام ایسے لوگوں کے شکر گزار ہیں۔

خاکسار نے مزید لکھا کہ ایک دوست نے کچھ دن پہلے مجھے ای میل بھیجی جس میں جماعت احمدیہ کی اسرائیل میں موجودگی اور ہمارے عقائد کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہوا تھا میں اس دوست کا مشکور ہوں اس ای میل میں بہت سے پرانے اور معاندین کی کتب سے لئے گئے اعتراضات تھے مثلاً جماعت احمدیہ ختم نبوت کی منکر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) نے نبوت کا دعویٰ کر کے ختم نبوت کے عقیدہ کو پاش پاش کر دیا ہے۔ پھر یہ کہ یہ لوگ مکّہ کی بجائے قادیان میں حج کرتے ہیں جو کہ ان کا ساتھ سالانہ جلسہ ہوتا ہے غرض یہ اور اس قسم کے دوسرے سوالات تھے۔

امریکہ میں چونکہ یکم تا 3؍ جولائی ہمارا جلسہ ہو رہا ہے۔ (یعنی سال 2011ء میں) اور اسی حوالے سے اس ہفتے جرمنی میں ہو رہا ہے اور کینیڈا کا جلسہ بھی یکم تا 3؍ جولائی ہے اور پھر برطانیہ کا جلسہ سالانہ 24 تا 27؍ جولائی 2011ء ہو رہا ہے جہاں دنیا کے مختلف ممالک سے وفود آ کر شامل ہوں گے۔ اس لئے خاکسار مناسب سمجھتا ہے کہ خاکسار اس اعتراض کا جواب دے کر جماعت احمدیہ کے افراد مکّہ کی بجائے قادیان میں یا جہاں جلسہ ہوتا ہے حج کرتے ہیں۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بالکل غلط ہے کہ احمدی حضرات مکہ نہیں جاتے اور قادیان کے جلسہ میں حاضر ہو کر حج کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ 5 ارکان اسلام پر بدل و جان ایمان لاتی اور اس کے مطابق عمل کرتی ہے۔ جب ہم 5 ارکان اسلام پر ایمان لاتے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ حج مکہ کی بجائے قادیان میں کر لیں؟

ایسے معاندین احمدیت جو یہ اعتراض کرتے ہیں ذرا انصاف سے کام لیں۔ یہ ایک طرف تو ہمیں کافر ٹھہراتے ہیں۔ دوسری طرف پاکستانی پاسپورٹ پر مذہب کے خانے میں احمدیت/قادیانیت لکھتے ہیں پھر ایک حلف نامہ بھی پُر کرنے کے لئے دیتے ہیں کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کو جھوٹا تصور کرتے ہیں۔ پھر سعودی حکومت کے قانون کے مطابق بھی غیر مسلم وہاں نہیں جاسکتے۔ ہمارا داخلہ ممنوع کرایا ہوا ہے۔ ایک طرف تو ہمارے خلاف یہ سب اقدام تو دوسری طرف یہ الزام کہ ہم حج پر نہیں جاتے۔ ایسے معاندین کو تو ہم یہی کہتے ہیں کہ خدا کے لئے کچھ تو انصاف سے کام لو کہ تمہارا اسلام تمہیں یہی تعلیم دیتا ہے کہ جھوٹ پر جھوٹ بولتے چلے جاؤ اور ہمارے خلاف مکر و فریب سے کام لو۔ بہرحال یہ جھوٹا پروپیگنڈا جماعت کے خلاف ہوتا چلا آ رہا ہے۔

ہمارے پہلے خلیفہ (حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ) نے بھی حج کیا اور دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (رضی اللہ عنہ) نے بھی حج کیا۔ آپ تو بانی جماعت احمدیہ کے بیٹے تھے۔ 1974ء سے پہلے سینکڑوں احمدیوں نے حج کیا۔

پھر حج پر جانے کی ایک بڑی شرط یہ ہے کہ راستہ کا امن میسر ہو۔ جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے راستہ کا امن نہیں ہے بلکہ ہمارے خلاف ایسے ایسے فتوے ہیں ''جوں ہی انہیں دیکھو جان سے مار دو'' اور بھرے بازار میں انہیں قتل کر دو۔ حال ہی میں پاکستان کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، آل پاکستان سٹوڈنٹس ختم نبوت فیڈریشن کی طرف سے فیصل آباد شہر اور دیگر علاقوں میں یہ پمفلٹ تقسیم کیا گیا جس میں احمدیوں کے بارے میں لکھا گیا کہ ''ایسے لوگوں کو بھرے بازار میں گولی مارنا جہاد ہے۔ ان کو مارنا بھی ثواب ہے۔ لہٰذا اپنے ضمیر کو جگائیں اور ختم نبوت کے نڈر مجاہد ہو کر ان کو قتل کر کے شہادت کا رتبہ حاصل کریں۔''

یہ خلاصہ ہے پمفلٹ کا، ساتھ ہی لکھا ہے کہ قادیانیت زہر قاتل ہے پھر اسی اشتہار میں اس علاقے کے نمایاں 30-40 احمدیوں کے نام شائع کئے ہیں تاکہ انہیں قتل کرنے میں آسانی ہو۔ اس پمفلٹ میں احمدیوں کو قتل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور یہ کچھ 1974ء کے بعد قومی اسمبلی میں ہمارے خلاف قانون پاس کرنے کی وجہ سے اور پھر یہ دشمنی 1984ء میں جنرل ضیاء الحق کے دور حکومت میں اپنے عروج کو پہنچی۔ جوں ہی کوئی شخص احمدی کو قتل کرتا ہے اسے قانون کا سہارا مل جاتا ہے اور وہ قاتل جنت کا پروانہ حاصل کر لیتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے تمام دنیا کے احمدیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ دعائیں کریں اور خدا سے مدد چاہیں کہ خدا تعالیٰ ان کے شر سے جماعت کے افراد کو محفوظ رکھے اور یہ ہدایت بھی کی ہے کہ تمام احمدی صرف اور صرف خدا سے دعا مانگیں یہی قرآن کی تعلیم ہے۔

خاکسار بات کر رہا تھا جلسہ سالانہ کی اور اس اعتراض کا جواب دینے کی کہ احمدیوں کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں اور نہ رہا ہے کہ حج قادیان میں ہوجاتا ہے مکہ جانے کی ضرورت نہیں جیسا کہ لکھ چکا ہوں کہ حج کی کچھ شرائط ہیں ان میں سے ایک شرط راستہ کا امن ہے ”یہ مسلمان حضرات“ ہمارے لئے راستہ کا امن خراب کر رہے ہیں۔

ڈیلی بلٹن

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 22/جون 2011ء میں صفحہ A9 پر خاکسار کا ایک مضمون شائع کیا ہے۔جس کا عنوان ہے:

Murders in Pakistan should concern Americans

پاکستان میں جو قتل ہو رہے ہیں امریکہ کو اس پر تشویش ہونی چاہیئے۔ یا پاکستان میں جو قتل ہو رہے ہیں امریکنوں کو اسے سمجھنا چاہیئے۔ 14/جون کو انڈو ایشین نیوز سروس کی خبر میں بتایا گیا ہے کہ پاکستانی دہشتگردوں نے یہ کہتے ہوئے ممتاز، احمدی مسلمان، کاروباری افراد کی ”ہٹ لسٹ“ جاری کی ہے کہ مسلمانوں کو ”گمراہ“ کرنے والوں کو موت کی سزا دی جائے گی۔

پچھلے ایک ہفتہ سے پنجاب کے شہر فیصل آباد میں انتہاء پسند مسلمان پمفلٹ تقسیم کر رہے ہیں۔جس میں وہ مخصوص احمدیوں کی ٹارگٹ کلنگ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ پمفلٹ میں کہا گیا ہے کہ ایک احمدی کے قتل کے عمل سے انسان ایک مقدس جنگجو بن جاتا ہے اور جو بھی ایسا کرے گا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے دن مبارک باد پائے گا۔

انگریزی میں اردو کا ترجمہ کرکے ایک پمفلٹ میں کچھ اس طرح ہے کہ ”اے مسلمان بھائیو، ہمارے درمیان کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو ہمیں گمراہ کر رہے ہیں اور ان کی سزا موت ہے“۔ ایک اور پمفلٹ میں پوچھا گیا ہے کہ ”کیا کوئی ایسا شخص ہے جس میں احمدیوں کو سبق سکھانے کی ہمت ہے؟“ ایک سال پہلے 28/ مئی کو متعدد پاکستانی طالبان نے مشین گن، دستی بم اور خودکش جیکٹوں سے لیس ہو کر نماز جمعہ کے دوران لاہور میں دو احمدی مساجد پر حملہ کیا تھا۔جس میں 86 نمازی ہلاک اور سو سے زیادہ زخمی ہوئے تھے۔

ایک دہشت گرد کو خود احمدیوں نے پکڑ لیا اور پولیس کے حوالے کر دیا لیکن حکام کا کہنا ہے کہ وہ مشتبہ شخص اب ان کی تحویل میں نہیں اور انہیں اندازہ بھی نہیں کہ وہ اب کہاں ہے؟

پاکستان، انڈونیشیا اور کہیں بھی، یکساں طور پر غیر متشدد پُر امن احمدی مسلمانوں پر، مذہبی جنونیوں کے ظلم وستم اور قتل کے سانحات کو اجاگر کیا گیا ہے اور یہاں تک کہ اسے پوری دنیا کے مسلمانوں کی حمایت بھی

نقطہ نظر
انڈے کو اندر سے ٹوٹنے دیں!

حاصل ہے۔اس سے امریکیوں اور دیگر مغربی اقوام کی بے حسی اور لاعلمی نے مزید شدت اختیار کر لی ہے۔ جو کہ شاید اس کو اپنا مسئلہ نہیں سمجھتے لیکن جن کے فوجی بیٹے اور بیٹیاں افغانستان اور عراق میں متاثر ہو رہے ہیں اور نتیجۃً وہ لوگ بھی ان ہزاروں بے گناہ شہریوں کے ساتھ مشکلوں کا شکار ہیں۔ جو مسلمان، احمدیوں کی صورتحال سے واقف ہیں وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان پر حملہ کرنا اور ان کا قتل کرنا درست نہیں ہے لیکن ان ہی مسلمانوں میں سے بہت سے لوگوں نے اعلان کیا ہے کہ احمدی غیر مسلم ہیں یا اس سے بھی زیادہ بدتر ہیں اور جیسا کہ تاریخ واضح طور پر ظاہر کرتی ہے۔ جب کبھی بھی کسی گروہ کو پسماندہ کر دیا جاتا ہے اور قانون کے تحت اس کے حقوق اور تحفظ سے انکار کیا جاتا ہے۔ یہ عدم رواداری سے لے کر شیطانیت تک کی پیش گوئی ہے جس سے پرتشدد ہجوم اور ریاستی پابندیوں اور ظلم وستم، قتل کو بڑھاوا ملتا ہے۔ پاکستان میں 1974ء میں ایسا ہی ہوا تھا۔ جب اسلامی علماء اور ان کے سیاسی حلیفوں نے ایک آئینی ترمیم کر کے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کا اعلان کیا تھا۔

توہین مذہب کے خلاف قانون کو انیسویں صدی میں برطانوی حکمرانی کے تحت نافذ کیا گیا تھا جو اصل میں بین المذاہب نفرت انگیز تقاریر کو روکنے کے لئے بنایا گیا تھا اور سن 1980ء کی دہائی کے وسط میں احمدیوں کے لئے اسلام کے مطابق عمل کرنے اور تبلیغ کرنے کے عمل کو اختیار کرنے کے جرم میں جرمانے، قید اور یہاں تک کہ موت کی سزا مقرر ہوئی۔ توہین رسالت کے یہ قوانین تیزی سے احمدیوں، شیعوں، مسیحیوں، ہندوؤں اور دیگر لوگوں کو مرکزی سنی مسلمانوں کے ظلم وستم اور قتل کا نشانہ بنائے جانے کا ذریعہ بن گئے۔ اسی حکومت نے پاکستان میں احمدی مسلم اور دیگر مذہبی اقلیتوں کے خلاف لاقانونیت اور نفرت، تعصب اور عدم رواداری کی منظوری دے دی ہے جو مسلم انتہاپسندوں کی پُرتشدد اور مہلک حملے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔خوف اور انتشار کی یہ کیفیت پاکستان میں تمام اقلیتوں کو متاثر کرتی ہے۔جس کے نتیجے میں ہر سال کئی اموات واقع ہوتی ہیں۔ ان قاتلوں کو عام طور پر سزا بھی نہیں دی جاتی اور معاشرے کی مرکزی اکثریت ان کی تعریف کرتی ہے اور جشن منایا جاتا ہے جیسا کہ اس وقت ہوا جب پنجاب کے گورنر سلمان تاثیر کو جنوری میں ان کے اپنے ہی محافظ نے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ اس قاتل پر عدالت کے باہر جہاں اسے پیش کیا گیا تھا گلاب کے پھول نچھاور کئے گئے اور بڑے پیمانے پر ہجوم نے مبارکباد پیش کی۔

یہ ایک گہری جڑوں والے روحانی اور اخلاقی کینسر کی علامت ہے جو آہستہ آہستہ لیکن یقیناً پاکستان کو اندر سے ہی تباہ کر رہا ہے۔ تو پھر ان کروڑوں پاکستانی مسلمانوں کے دلوں میں ہمدردی، ضمیر، شائستگی اور انصاف کی بنیادی انسانی خوبیاں کہاں گئی ہیں؟ اکثریت کی خاموشی کو آسانی کے ساتھ سمجھا جاسکتا ہے کہ زیادہ تر مرکزی سنی مسلمان یا تو سیاست اور طالبان اور اسی طرح کے جنونیوں کے طریق کار سے ہمدردی رکھتے ہیں یا پھر ایسے دہشت گردوں کے ہاتھوں اپنا بھی وہی انجام ہونے سے ڈرتے ہیں جو انہوں نے احمدی، عیسائی اور دیگر اقلیتوں کا کیا۔

انڈیا پوسٹ

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت یکم جولائی 2011ء میں صفحہ 18 پر خاکسار کا یہی مندرجہ بالا مضمون من وعن شائع کیا۔

الانتشار العربي
Al Enteshar Al Arabi Newspaper
Tel:- 323-669-8838 - Fax 323-908-0427 Email alenteshar@yahoo.com
المنبر
الإنفاق في سبيل الله

ہفت روزہ نیویارک عوام

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت یکم تا 7/ جولائی 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”امریکہ میں میڈیا کی آزادی“ کے عنوان سے خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ دراصل یہ مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار میں ”جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی غرض وغایت“ کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ ایڈیٹر نے اس مضمون کا عنوان ازخود تبدیل کر دیا ہے۔ مضمون کے اندر اسی بات کا جواب ہے کہ احمدی حج کرنے کیوں نہیں جاتے۔ یا قادیان میں احمدی حضرات حج کرتے ہیں۔

الانتشار العربی

الانتشار العربی نے انگریزی سیکشن میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”پاکستان میں احمدیوں کا قتل امریکن لوگوں کے لئے کیوں باعث تشویش نہیں ہے“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ وہی مضمون ہے جو اس سے قبل ڈیلی بلٹن اور انڈیا پوسٹ نے بھی شائع کیا ہے۔

پاکستان ایکسپریس

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 8/ جولائی 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”امریکہ کی یوم آزادی کے موقع پر“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے لکھا کہ:

4/ جولائی کو ہر سال امریکہ میں یوم آزادی روایتی شان وشوکت کے ساتھ منائی جاتی ہے۔ دنیا کے اکثر ممالک اپنی اپنی یوم آزادی کے موقعہ پر یوم آزادی مناتے اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ جائز ہے اور ضرورت بھی ہے تاہر قوم کے لوگوں کو یہ احساس رہے کہ انہوں نے کتنی بڑی بڑی قربانیاں دے کر آزادی حاصل کی ہے اور آزادی کے بعد کیا ترقی کی اور کیا کھویا کیا پایا؟ گویا تاریخ دہرانے سے تاریخ یاد رہتی ہے اور اسلاف کے کارناموں کا بھی پتہ چلتا ہے۔ جس سے آگے ترقی کے میدان کھلتے ہیں۔

امریکہ میں اکثریت ایسے لوگوں کی بھی ہے جو دوسرے ممالک سے آکر یہاں آباد ہوئے ہیں وہ امریکن شہریت حاصل کرنے پر خوش بھی ہوتے ہیں اور یہاں کی روایت کو بھی بڑی جلدی اپنا لیتے ہیں۔ چنانچہ 4/ جولائی اور یوم آزادی کی مناسبت سے ہم سب کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مدثر ظفر

ٹڈی دَل

اس چھوٹے سے پتنگے کا شمار معاشیات کے لیے سب سے زیادہ تباہ کن جانداروں میں ہوتا ہے

ہم میں سے ہر ایک کا واسطہ ٹڈی دل سے زندگی میں کبھی نا کبھی ضرور پڑا ہوگا۔ بالخصوص صحرائی علاقوں یا ان کے قرب و جوار کے دیہات میں رہنے والے کاشتکاری سے وابستہ لوگ اس عذاب سے ضرور دوچار ہوئے ہوں گے۔

قرآن کریم اور دیگر کتب سماوی میں اس کا ذکر موجود ہے جس کے مطالعہ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے ایک عذاب کی صورت میں بھی زمین پر نازل کیا۔

یہ ٹڈیاں آخر ہیں کیا، اچانک کہاں سے اتنی بڑی تعداد میں نمودار ہو کر کیوں یہ پیڑ، پودوں اور فصلوں پر حملہ کر کے انہیں چٹ کر جاتی ہیں؟

انگریزی زبان میں انہیں لوکس کہا جاہے اور بائیولوجیکلی یہ گراس ہوپر اور کرکٹ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ لوکس بالعموم صحرائی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ اپنے خاندان کے باقی دو کی نسبت یہ دو مختلف حالتوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اپنی زندگی کا زیادہ تر وقت اکیلے گزارتے ہیں اور اس دوران بالکل سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔

اس حالت میں ان کی خوراک بہت معمولی اور حرکات وسکنات میں کوئی ہیجان نہیں ہوتا۔ اس حالت کو SOLITARY PHASE کہتے ہیں۔

جب ماحول سازگار ہو، بارش ہوئی ہو، ہوا میں نمی ہو اور پیڑ پودے خوب پھل پھول رہے ہوں تو ان کا روپ یکسر بدل جاتا ہے۔ ان کا رنگ سبز سے بالکل پیلا ہو جاتا ہے، ان کی اس حالت کو GREGARIOUS PHASE کہتے ہیں۔ اس فیز میں آتے ہی ان کا نہ صرف رنگ بدل جاتا ہے بلکہ عادات واطوار اور جسامت میں بھی بہت زیادہ تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اس فیز میں داخل ہوتے ہی ہجوم کی صورت میں اکٹھے ہونے لگتے ہیں۔ ان کی حرکات وسکنات میں بہت تیزی آجاتی ہے اور ان کا مزاج بہت جارحانہ ہو جاتا ہے۔ یہ تیزی سے سفر کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور ان کی بھوک بہت بڑھ جاتی ہے۔ اسی کیفیت میں یہ جھنڈ کی صورت میں سبزے پر حملہ آور ہوتے ہیں اور اپنے راستے میں آنے والی ہر چیز کو چٹ کر جاتے ہیں۔

صرف یہی نہیں ان کے دماغ کا حجم بھی بڑھ جاتا ہے۔ یہ اپنی زندگی میں پہلے سے دوسرے فیز میں کبھی بھی خود کو ڈھالنے پر قادر ہوتے ہیں بشرطیکہ ماحول سازگار ہو۔ GREGARIOUS PHASE میں یہ جھنڈ کی صورت میں اکٹھا ہونا شروع ہوتے ہیں اور ہر چیز کو کھانے لگتے ہیں جن میں پتے، پھل، پھول، بیج حتیٰ کہ کھجور جیسے سخت پتوں والے درخت کو بھی نہیں چھوڑتے۔ معلوم انسانی تاریخ کا سب سے بڑا ٹڈی دَل کینیا میں دیکھا گیا جو 2400 مربع کلیومیٹر کے علاقہ پر محیط تھا۔ ایک دل میں ان کی تعداد کتنی زیادہ ہوسکتی ہے کا اندازہ اس بات سے لگالیں کہ ایک مربع کلومیٹر کے اندر ایک سو پچاس ملین تک ٹڈیاں ہوسکتی ہیں۔ یہ ایک دَل ایک دن میں 2500 لوگوں کی خوراک کے برابر کھانا کھا جاتے ہیں۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ چھوٹا سا یہ کیڑا کتنی بڑی تباہی پھیلانے پر قادر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی بھی جاندار کی نسبت معاشیات کو نقصان پہنچانے میں ان کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ یہ زیادہ تر افریقہ، مڈل ایسٹ اور پاکستان اور ہندوستان کے صحرائی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ دو سال قبل ہونے والا ٹڈی دَل کا حملہ پچھلے ستائیس سال میں سب سے بدترین حملہ تھا۔ لیکن یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے، تاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم مصر میں ملنے والے آثار میں اہل مصر نے جابجا دیواروں اور پتھر کی سلوں پر ٹڈیوں کی تصاویر بنائی ہیں۔ یہ آثار ظاہر کرتے ہیں کہ قریب 2400 سال قبل مسیح کے لوگوں کا واسطہ ان سے پڑا تھا۔ بائبل میں ٹڈی دَل کے جس عذاب کا ذکر ہے اس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ 1400 سال قبل مسیح میں مصر میں ہوا تھا۔

ٹڈی دل کے ان حالیہ حملوں کی وجہ عالمی موسمیاتی منظر نامہ میں تبدیلی قرار دیا جارہا ہے۔ عالمی درجہ حرارت میں اضافے کی وجہ سے سمندر کا پانی گرم ہو رہا ہے جس کی وجہ سے بارشیں معمول کی نسبت زیادہ ہو رہی ہیں۔ دسمبر 2019ء میں مشرقی افریقہ میں غیر معمولی بارشیں ہوئی جس کے نتیجے میں سیلاب بھی آئے۔ بارشیں اور سیلاب ٹڈیوں کے گریگیریئس حالت میں تبدیلی کا سبب بنتے ہیں۔ مٹی نم ہوجاتی ہے، ہوا میں نمی بڑھ جاتی ہے اور بارشوں کے باعث سبزہ بہت زیادہ اگنے لگتا ہے۔ ٹڈیوں کے لیے یہ بہت اچھا موقع ہوتا ہے کہ وہ گریگیریئس فیز میں خود کو ڈھال کر خوب سبزہ کھائیں اور اپنی نسل کو بڑھائیں۔ چنانچہ یہی ہوا، افریقہ سے نکلنے والے اس ٹڈی دل نے افریقہ میں تباہی مچانے کے بعد مشرق کی طرف سفر کرنا شروع کیا اور ایران سے ہوتے ہوئے پاکستان اور پھر بھارت میں داخل ہوا۔ سمندری ہواؤں نے اس دَل کو بھارت کی طرف دھکیلنے میں بہت اہم کردار ادا کیا۔

SOLITARY PHASE

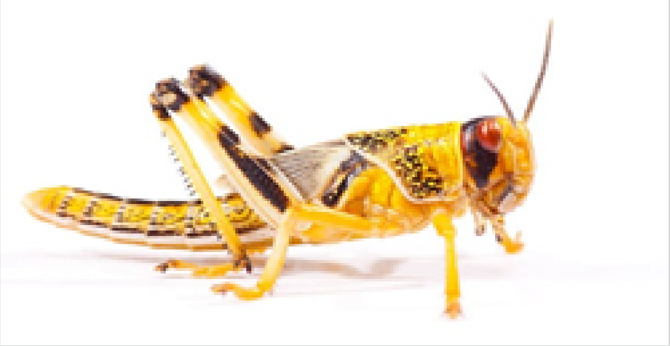

GREGARIOUS PHASE

سدباب

اکثر ممالک میں ٹڈی دَل کے حملہ کے بعد ان پر فضاء سے زہریلی ادویات کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے۔ گوکہ اس سے کافی حد تک ان پر قابو تو پایا جاسکتا ہے لیکن اس زہریلی اسپرے کے فصلوں پر گرنے سے سبزیاں اور جانوروں کا چارہ آلودہ ہونے کا خدشہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی ماحول بھی آلودہ ہوتا ہے۔

ٹڈی دَل شور سے گھبراتے ہیں، چنانچہ کسان مختلف آلات کی مدد سے بلند آوازیں پیدا کرکے اپنی فصلوں سے انہیں بھگاتے ہیں۔ ٹڈی دل رات کے وقت سفر نہیں کرتے چنانچہ انہیں رات کے وقت پکڑنا بہت آسان رہتا ہے۔ ان میں پروٹین کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے اس لیے انہیں پکڑ کر فارمی مرغیوں کی فیڈ بھی بنائی جاتی ہے۔ سویابین کی نسبت ٹڈیوں میں پروٹین کی مقدار ستر فیصد ہوتی ہے جبکہ سویابین صرف 50 فیصد پروٹین ہی رکھتے ہیں۔

ان کے سدباب کے طور پر انسان کا انہیں اپنی خوراک میں استعمال کرنا بھی ہے۔ قدیم مصری بھی ٹڈی دَل کے حملوں کے وقت انہیں پکڑ کر کھالیا کرتے تھے۔ نیز اور بھی کئی ممالک میں انہیں کھایا جاتا ہے۔ پاکستان کے علاقہ نگر پارکر میں ہوٹلوں پر ٹڈیوں سے بنی ہوئی ڈش ملتی تھیں جس دوران ٹڈی دَل کا حملہ ہوا تھا۔ صرف کھالینا ہی ان کے سدباب کے لیے کافی نہیں ہے۔ ٹڈیوں کے ایک دَل میں قریب 80 ملین کی تعداد میں ٹڈیاں ہوسکتی ہیں جنہیں خوراک کے طور پر استعمال کرکے ختم کرنا تقریباً ناممکن سی بات ہے۔

دعا کا تحفہ

تسبیح وتحمید

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دو کلمے زبان پر بہت ہلکے اور وزن میں بہت بھاری، یہ ہیں

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

(بخاری کتاب التوحید)

ترجمہ: اللہ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اور اللہ پاک ہے بہت عظمت والا۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 75-76)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 20؍ اکتوبر 2022ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ غائب اور ایک نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

1۔ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سردار غلام مصطفیٰ ڈوگر صاحب مرحوم (برنٹ ووڈ یوکے)

14؍ اکتوبر 2022ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ انتہائی نیک، پرہیز گار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، بہت ملنسار، غرباء کا خیال رکھنے والی اور خلافت کیساتھ اخلاص و وفا کا گہرا تعلق رکھنے والی ایک بزرگ خاتون تھیں۔ تلاوت قرآن کریم کا باقاعدگی سے التزام کرتی تھیں۔ چندوں میں باقاعدہ اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ مرحومہ کے بڑے بیٹے مکرم فضل عمر ڈوگر صاحب صدر جماعت برنٹ ووڈ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم نور احمد شاکر صاحب (یوکے)

16؍ اکتوبر 2022ء کو 71 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ مکرم میر نور الدین صاحب (آف ربوہ) کی بڑی بیٹی اور حضرت مولوی الف دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ مرحومہ نماز و روزہ کی پابند، بہت ملنسار، انتہائی مہمان نواز اور خلافت کیساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ اپنے گاؤں میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے ساتھ انتہائی محبت سے پیش آتیں اور ہمیشہ ان کی مدد کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ کو کچھ عرصہ اپنی مقامی مجلس میں سیکرٹری تربیت کے طور پر خدمت کرنے کی بھی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم صلاح الدین میر صاحب (مربی سلسلہ یوکے) کی پھوپھی تھیں۔

نماز جنازہ غائب

1۔ مکرم حمید احمد صاحب (ریٹائرڈ معلم وقف جدید ربوہ)

18؍ ستمبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق چک نمبر 559 ضلع ننکانہ سے تھا۔ ابتدائی تعلیم وہیں سے حاصل کی اور مختلف جگہ ملازمت کرنے کے بعد 1987ء میں زندگی وقف کی اور 2017ء میں ریٹائر ہوئے۔ آپ کو کشمیر، پنجاب اور سندھ کے بعض علاقوں میں 30 سال تک بطور معلم سلسلہ خدمت کا موقعہ ملا۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، ایک نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم سعید احمد صاحب امریکہ میں مقیم ہیں اور آجکل مجلس خدام الاحمدیہ فورٹ ورتھ (ڈیلس) کے ناظم عمومی کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2۔ مکرمہ مقصودہ بانو خان صاحبہ اہلیہ مکرم محمد امجد خان صاحب (سڈنی۔ آسٹریلیا)

10/11؍ ستمبر 2022ء کی درمیانی رات 65 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، ہنس مکھ، بہت نیک اور باوفا خاتون تھیں۔ آپ مسجد بیت الہدیٰ سڈنی آسٹریلیا کے لئے عورتوں کی وقار عمل کی ٹیم کی رکن تھیں۔ چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹے شامل ہیں۔ ان کے ایک بیٹے سہیل خان صاحب امریکن ایئر لائن میں کام کرتے ہیں۔ حضور کے حالیہ دورہ امریکہ کے دوران سفری انتظامات کے سلسلہ میں انہیں بھی خدمت کی توفیق ملی۔

3۔ مکرم شیراز احمد چوہدری صاحب ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (لاہور)

5؍ جون 2022ء کو 49 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ گھر میں نماز سنٹر بنایا ہوا تھا۔ جماعت کے لئے مسجد بنانے کا شوق تھا اور اس مقصد کے لئے آپ نے جماعت کو زمین بھی خرید کر دی تھی۔ مرحوم موصی تھے۔

4۔ مکرمہ فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب (مٹھی تھرپارکر ضلع میرپورخاص)

29؍ جولائی 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ نے 1969ء میں اپنے خاوند کے ساتھ جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ آپ مٹھی شہر کی پہلی احمدی خاتون تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، بہت دیندار ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ کے ایک نواسے معلم سلسلہ ہیں۔ ایک نواسہ مدرسۃ الظفر میں اور ایک پوتا جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ادارہ الفضل آن لائن تمام مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتا ہے۔

ایڈیٹر کے نام خط

مکرم ابن ایف آر بسمل لکھتے ہیں:

مؤرخہ 28؍ اکتوبر کے الفضل آن لائن کے صفحہ 11 پر آپ نے چوہدری خالد سیف اللہ خان پر ان کے ایک بھانجے کا مضمون دیا ہے جسے پڑھ کر ان سے وابستہ بعض باتیں یاد آئیں جو آپ کے مؤقر جریدہ الفضل کے ذریعے قارئین سے شیئر کرتی ہیں۔

چوہدری سیف اللہ خان صاحب پروفیشن کے لحاظ سے انجینئر تھے۔ تاریخ احمدیت میں لکھا ہے کہ گورنمنٹ کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (جو بعد میں اپ گریڈ ہو کر ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور بنی) میں پچاس کی دہائی میں احمدی طلباء کا ایک ایسا گروپ تھا جنہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو درخواست کر کے انجینئرنگ کالج کے طلباء کے لئے ایک لیکچر کا بندوبست کروایا تھا، جو ہوا تو تعلیم الاسلام کالج لاہور میں لیکن اس میں انجینئرنگ کالج کے پرنسپل ڈاکٹر ایس ڈی مظفر اور کئی پروفیسر بھی شامل ہوئے تھے۔ ان نامور احمدی طلباء میں خالد سیف اللہ صاحب بھی شامل تھے جنہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کا یہ لیکچر کروایا تھا۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے انجینئرز اور آرکیٹکٹس کی عالمی ایسوسی ایشن قائم فرمائی تو حضور نے انہیں پہلی نامزد عاملہ میں نائب صدر دوم مقرر فرمایا۔ (خدا کے فضل سے خاکسار پہلی عاملہ میں فنانشل سیکرٹری نامزد ہوا تھا) اس طرح ان سے بالمشافہ ملاقاتیں ہونے لگیں۔

ان کے آسٹریلیا منتقل ہونے کے بعد بھی جلسہ سالانہ یوکے پر چند بار ملاقات ہوئی۔ خاکسار نے ایک بار حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے لیکچر کے بارے میں ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے بتایا کہ حضور نے فرمایا تھا کہ ہر علم اللہ تعالیٰ کی کسی صفت سے نکلا ہے چنانچہ ’’انجینئرنگ اور آرکیٹکچر‘‘ کا علم اللہ تعالیٰ کی صفت ’’مصور‘‘ سے نکلا ہے۔ خاکسار کی درخواست پر انہوں نے اپنی یادداشت پر زور دے کر ٹیکنیکل میگزین کے لئے وہ مضمون لکھ کر دیا جو حضور نے بیان فرمایا تھا جس کا عنوان ہے OUR GOD IS MUSAWIR یہ مضمون ٹیکنیکل میگزین 2001-2000 کے صفحہ 3 تا 5 کی زینت بنا۔ دعا میں یاد رکھنے کی درخواست ہے۔

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

مرسلہ: درثمین احمد۔ جرمنی

بزم ناصرات

دعا کی اہمیت

”قصہ ہے کہ ایک شخص تھا جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد نہیں تھا کہ ہر کام سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت طلب کیا کرو۔ اس کی جیب میں پیسے تھے اور ان کی وجہ سے وہ اترا رہا تھا۔ ایک دفعہ اسے ایک گدھا خریدنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ قریب شہر میں منڈی لگی ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ گدھا خریدنے کے لئے گھر سے نکلا لیکن گھر سے باہر نکلتے ہوئے اس نے خدا تعالیٰ کو یاد نہ کیا۔ نہ اس نے خدا تعالیٰ سے دعا کی۔ وہ شہر کی طرف جا رہا تھا کہ رستہ میں اس کا ایک دوست ملا۔ اس نے اس سے دریافت کیا۔ تم اس وقت کدھر جا رہے ہو؟ اس نے کہا۔ میں منڈی سے ایک گدھا خریدنے جا رہا ہوں۔ منڈی میں بہت سے گدھے ہوں گے۔ ان میں سے مَیں اپنی پسند کا ایک گدھا خرید لوں گا۔ اس دوست نے کہا۔ بھئی! تم نے یہ فقرے بڑے آرام سے کہہ دیئے ہیں لیکن خدا تعالیٰ سے دعا نہیں کی۔ تم خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں تمہاری پسند کا اور برکت والا گدھا مہیا کر دے۔ اس جاہل آدمی نے جواب دیا۔ مجھے دعا کی کیا ضرورت ہے؟ روپے میری جیب میں ہیں اور گدھا منڈی میں موجود ہے اور پھر میری مرضی بھی گدھا خریدنے کی ہے۔ سو مَیں منڈی کی طرف جا رہا ہوں۔ وہاں سے میں اپنی پسند کا ایک گدھا خرید لوں گا۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرنے اور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنے یا ان شاء اللہ کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ بہرحال اس نے ایک بڑہانکی، کبر و غرور کا مظاہرہ کیا۔ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں ایک رنگ میں اباء کا پہلو اختیار کیا۔ منڈیوں میں ایسے لوگوں کی تلاش میں اور ان کو سبق دینے کے لئے جیب کترے بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب وہ شخص منڈی گیا تو ایک جیب کترے نے اس کی جیب کتر لی اور اس کا سارا روپیہ نکال لیا اور اُسے اس کا علم بھی نہ ہوا۔ اس نے منڈی میں گھوم پھر کر اپنی پسند کا ایک گدھا منتخب کیا۔ وہ بڑا خوش تھا کہ اسے اس کی پسند کا گدھا مل گیا ہے۔ اس نے سودا چکایا۔ گدھے کا مالک بھی اس کے ہاتھ وہ گدھا فروخت کرنے پر تیار ہوگیا۔ لیکن جب اس نے رقم نکالنے کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا تو وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ رقم چوری ہو چکی تھی۔ اس نے اپنا سر نیچے گرایا اور بغیر گدھا خریدے اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہوگیا۔ رستہ میں اس کا دوست ملا تو وہ کہنے لگا۔ میاں! تم منڈی سے گدھا خریدنے گئے تھے لیکن خالی ہاتھ واپس آ رہے ہو۔ کیا بات ہے؟۔ اس نے جواب دیا۔ ان شاء اللہ میں منڈی سے گدھا خریدنے گیا تھا۔ ان شاء اللہ ایک جیب کترے نے میری جیب کتر لی۔ ان شاء اللہ میری ساری رقم چوری ہوگئی۔ ان شاء اللہ میں اپنی پسند کا گدھا نہیں خرید سکا۔ اس لئے ان شاء اللہ مَیں بغیر گدھا خریدے اپنے گھر واپس جا رہا ہوں۔“

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ یہ قصہ سنا کر اس کا نتیجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”ایک اس واقعہ میں بتایا گیا ہے کہ اس شخص نے چونکہ کبر اور غرور کا مظاہرہ کیا تھا اور اپنے اس کبر اور غرور کی وجہ سے اس نے خدا تعالیٰ سے دعا اور مدد و نصرت مانگنے کی ضرورت نہ سمجھی تھی۔ اس نے خیال کیا تھا کہ جب روپے میرے پاس ہیں اور گدھے منڈی میں موجود ہیں تو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنے، خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے اور اس کی مدد و نصرت چاہنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اسے ایک سبق سکھا دیا اور اگر یہ واقعہ سچا ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس شخص کی یہ حقیر سی ناکامی اُسے آئندہ کے لئے عبودیت کے مقام پر قائم رکھنے والی ثابت ہوئی ہو۔“

(مشعل راہ جلد دوم صفحہ 10-11)

ایک سبق آموز بات

مومن ایک جزیرہ کے مانند ہے

ایک احمدی مومن کی یہ نشانی ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہئے کہ وہ دنیا کی آلائشوں، گندگیوں، رسومات و بدعات سے اپنے دامن کو بچاتے ہوئے ایک جزیرہ کی طرح آلودگیوں سے پاک ہو اور اپنے اردگرد کے ماحول کو بھی پاکیزہ ماحول دے رہا ہو۔ جس طرح جزیرہ چاروں طرف سے پانی میں گھِرا ہوتا ہے اسی طرح ایک مومن قرآن کریم کے روحانی پانی کے اندر مچھلی کی طرح زندگی بسر کرتا ہے۔

(اداریہ: ایک احمدی آلائشوں اور کثافتوں سے پاک جزیرہ ہے، الفضل آن لائن لندن 24/ دسمبر 2019ء)

مرسلہ: ذیشان محمود۔ سیرالیون

طلوع وغروب آفتاب

9/نومبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:09	17:41
مدینہ منورہ	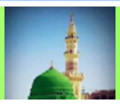	05:13	17:37
قادیان		05:28	17:33
ربوہ		05:08	17:13
اسلام آباد ٹلفورڈ	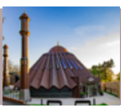	05:40	16:24

فقہی کارنر

ضرورت کے لئے تصویر کا جواز

ایک احمدی صاحب نے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے) سوال کیا کہ گاؤں کے لوگ اس لئے تنگ کرتے ہیں کہ آپ نے تصویر کھچوائی ہے اس کا ہم کیا جواب دیویں؟

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

انسان جب دنیاوی ضرورتوں کے لئے ہر وقت پیسہ، روپیہ وغیرہ جیب میں رکھتا ہے جن پر تصویر وغیرہ بنی ہوئی ہوتی ہے تو پھر دینی ضرورت کے لئے تصویر کا استعمال کیوں روا نہیں ہو سکتا ان لوگوں کی مثال لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ (الصف:3) کی ہے کہ خود تو ایک فعل کرتے ہیں اور دوسروں کو اسے معیوب بتلاتے ہیں۔ اگر ان لوگوں کے نزدیک تصویر حرام ہے تو ان کو چاہئے کہ کُل مال و زر باہر نکال کر پھینک دیں اور پھر ہم پر اعتراض کریں اور یہ ملاں لوگ جو بڑھ بڑھ کر باتیں بناتے ہیں ان کی یہ حالت ہے کہ ایک پیسہ کو تو وہ ہاتھ سے نہیں چھوڑ سکتے۔

(البدر 25/ ستمبر 1903ء صفحہ 381)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ یوکے)